سخن کی معراج
(نعتیہ مجموعہ)

۷۸۶/۹۲

بہ فیض : حضور مفتی اعظم الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری قدس سرہ العزیز

بہ کرم : حضور حافظ ملت الشاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی قدس سرہ العزیز

سخن کی معراج

(مجموعۂ نعت)

از : محمد توفیق احسن برکاتی مصباحی

الجامعۃ الغوثیہ، ممبئی۔۳

نام کتاب	:	سخن کی معراج
کلام	:	محمد توفیق احسن برکاتی مصباحی
مرتب	:	محمد عبد اللہ سرور اعظمی
تصحیح	:	ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی (مالیگاؤں)
نظر ثانی	:	سید آلِ رسول حسنین میاں نظمی مارہروی
سن اشاعت	:	۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء
باہتمام	:	انجمن غلامانِ مصطفیٰ، بھنگواں، اعلیٰ پور، امبیڈکر نگر، یوپی

رابطہ کا پتہ:

Mohammad Taufeeque Barkati Misbahi

Aljamiatul Gousiya, fine mansion, 1st floor, 132 Kambekar Street, Mumbai.3

Phone: 9819433765, E-mail: mtbarkati@rediffmail.com

انتساب

عاشق صادق

عالم ربانی

مجدد اعظم

امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی کے نام

جنہوں نے اپنی زندگی کا لحہ لحہ علوم نبویہ کی ترویج، احکام شرعیہ کی تنفیذ

اور دلوں میں محبت رسول کی قندیل

روشن کرنے میں وقف کردیا

ان کی ذات علم اور عشق کا سنگم کہلاتی ہے

بلاشبہ علم اور عشق کو ہم آغوش کیا جائے تو احمد رضا بنتے ہیں

گر قبول افتد زہے عزوشرف

خاکپائے علما وصلحا

محمد عبداللہ سرور اعظمی

۷؍ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ

عرض مرتب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح سرائی یقیناً سعادت مندی کا کام ہے، خود خالق کائنات عزوجل اور اس کے تمام فرشتے بھی آپ کی مدح سرائی کرتے ہیں، گویا نعت گوئی رب تعالیٰ کی سنت ہوئی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے لے کر اب تک نہ جانے کتنی نفوس قدسیہ نے نعت شہ کونین (نثر و نظم) میں اپنی زندگی کے شب و روز گزارے، نعتیہ شاعری میں حضرت حسان بن ثابت، حضرت کعب بن زہیر، حضرت علامہ جامی، حضرت شیخ سعدی حضرت امام شافعی، حضور غوث اعظم، امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی، مفتی اعظم الشاہ مولانا مصطفیٰ رضا خاں نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے اسمائے گرامی سرفہرست ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

محبّ گرامی حضرت مولانا مفتی محمد توفیق احسن برکاتی صاحب کا شمار بھی اچھے نعت گو شاعروں میں ہوتا ہے، آپ کو زمانۂ طالب علمی ہی سے شعر و شاعری میں بے حد شغف تھا، جس وقت وہ الجامعۃ الاشرفیہ میں درجۂ فضیلت (۲۰۰۴ء) کے طالب علم تھے، اپنے ایک رفیق مولانا زبیر قادری کی تحریک پر اس میدان میں قدم رکھا۔ آپ نے اس مختصر سے عرصہ میں شاعری کے کئی اصناف میں خامہ فرسائی کی، لیکن نعتیہ شاعری کو اپنا شعار بنایا۔ اچھا لکھا اور خوب لکھا۔ آپ کا یہ مجموعۂ کلام "سخن کی معراج" مناجات، حمد، نعت، منقبت، تضمین وغیرہا پر مشتمل ہے۔ مضمون آفرینی، سلاست و برجستگی، فن شاعری کی نزاکت، الفاظ کی موزونیت اور علم عروض کی دلچسپ اور بدیع صنعتوں پر مشتمل یہ نعتیہ مجموعہ احسن برکاتی صاحب کے ذوق سلیم، سوز جگر، رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیائے امت سے والہانہ محبت و وارفتگی اور فن عروض و ادب میں آپ کی مہارت کو آشکارا کرتا ہے۔

اس مجموعہ کو مرتب کرتے ہوئے مجھے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ اللہ عزوجل نے یہ سعادت مجھے نصیب فرمائی۔

کتاب کی ترتیب و تصحیح، کمپوزنگ وغیرہ میں جامعیت وصحت کا بھرپور خیال رکھا گیا ہے، اس کے باوجود اگر کسی قسم کی کوئی کمی قارئین کو نظر آئے تو انہیں اصلاح کا پورا اختیار ہے۔

مولیٰ عزوجل کی بارگاہ میں یہ فقیر دعا گو ہے کہ مولانا موصوف کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور ان کے اس مجموعہ کو مقبول انام فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد عبداللہ سرور اعظمی

۶؍ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ

معراج سخن

محمد حسین مشاہد رضوی (مالیگاؤں)

کہتے ہیں کہ شاعری لفظ ''شعور'' سے مشتق ہے، جب شاعر اپنے احساسات، جذبات، خیالات، اور افکار ونظریات کے گل ہائے رنگا رنگ کو، بحر ووزن کے دھاگوں میں پروتا ہے تو شعر بنتا ہے اور شعری نغمگی، موسیقیت، موزونیت، اور برجستگی براہ راست انسانی قلب وروح کو متاثر کردیتی ہے کیوں کہ ۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے　　پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

شاعری کی جملہ اصناف میں نعت کی اہمیت، عظمت اور رفعت وبلندی اپنی جگہ مسلم ومقدم ہے، نعت شاعری کی سب سے مکرم ومعظم، مقدس ومتبرک، اور محترم وپاکیزہ صنف ہے، نعت اپنی ابتدا اور آغاز سے ہی ختمی مرتبت، فخر موجودات، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف، مدح وثنا، شمائل وخصائل اور اوصاف وفضائل کے اظہار وبیان کے لیے مختص ومستعمل ہے۔ حمد آسان اور سہل ہوتی ہے، جب کہ نعت انتہائی مشکل ترین فن ہے، وادیٔ نعت سے گزرتے وقت نعت شاعر سے جس بات کا بار بار تقاضا کرتی ہے وہ ہے حزم واحتیاط۔ یہاں منصب الوہیت ورسالت اور عبد ومعبود کے واضح اور بین فرق کو ملحوظ رکھنا انتہائی اہم اور ضروری ہوتا ہے کہ اگر ایک طرف بال برابر بھی بڑھا تو شاعر شرک جیسے عظیم گناہ کا مرتکب قرار دیا جاسکتا ہے، اور دوسری طرف بال برابر بھی کمی ہوئی تو شاعر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گستاخ وبے ادب قرار دیا جاسکتا ہے اور یہ دونوں باتیں شاعر کے لیے نقصان وزیاں کا سبب ہیں، لہٰذا وادیٔ نعت میں زمام حزم واحتیاط کو اپنے ہاتھ میں تھام کر سنبھل سنبھل کر چلنا شاعر کی دنیوی واخروی نجات اور انعام واکرام کے لیے ازبس ضروری ہے ۔

نعت گوئی سہل نہیں احسنؔ　　شرط ہے فکر کو لگام رہے

نعت گوئی کسبی نہیں، بلکہ وہبی ہے کہ یہ خالص اللہ رب العزت کے فضل وکرم اور رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جود وعطا سے حاصل ہوتی ہے۔ نعت قلم بند کرنے میں طبیعت کی موزونی ہی سب کچھ نہیں ہے، بلکہ یہاں علم وفضل کے ساتھ ساتھ عشق رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ضروری ہے

اس تناظر میں دیکھا جائے تو مولانا توفیق احسنؔ برکاتی کے اندر یہ چیزیں بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ احسنؔ برکاتی صاحب موزوں طبیعت کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ عالم وفاضل اور دانا وبینا ہیں اور امام عشق ومحبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کے مسلک عشق ومحبت کے داعی ومبلغ ہونے کے سبب عشق ومحبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی آپ کے نہاں خانۂ دل میں موجزن ہے۔ آپ کے مجموعہ کلام ''سخن کی معراج'' کے مطالعہ وتجزیہ سے یہ روشن ہوتا ہے کہ آپ نے نعت گوئی کے جملہ لوازمات کو صحیح طور پر برتتے ہوئے کامیابی وکامرانی سے نعتیہ کلام قلم بند کیا ہے۔ ۔

دھیرے دھیرے ان سے دل کا رابطہ ہوجائے گا　　جب درودوں کا زباں پر سلسلہ ہو جائے گا

رب نے ان کو بخش دی ہیں علم کی تابانیاں　　آج بھی اعلان حقانیت کو کھولتا قرآن ہے

شان ان کی کیا لکھے کوئی بھلا ممکن نہیں　　ان کی رفعت دیکھ لو قرآن کے پاروں میں ہے

ہے نمونہ عالم انسانیت کے روبرو　　بچپنا ہو، یا بڑھاپا، یا جوانی آپ کی

بالیقیں ختم الرسل ہیں آپ ہی میرے نبی !　　آج بھی اعلان کرتی ہے نبوت آپ کی

طبیعت کی موزونی، علم وفضل زور عشق ومحبت رسول علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جیسے عناصر نے مل کر احسنؔ صاحب کے کلام کو دل گداختہ عاشق کا کلام بنادیا ہے جس میں آمد آمد ہے، جذبات کا التہاب ہے، خیالات کی سچائی ہے، نظریات کی صداقت ہے اور تعظیم وادب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پاس ولحاظ ہے۔ ۔

شان محبوبی سکھاتے کی غرض ہے مومنو!
کس طرح در بار محشر کا سجا ہے دیکھ لو

تیرے فرمان کو مانتے ہیں شجر، اور پڑھتے ہیں مٹھی میں کلمہ حجر
پورا قرآن اخلاق ہے آپ کا، معجزہ یہ جہاں کو بتاتے رہیں

زہے نصیب پسینہ نبی کا مل جائے
جو مشک و گل سے بھی اعلیٰ دکھائی دیتا ہے

نبیوں میں آپ شاہ دو عالم! امام ہیں
بعد از خدائے پاک تو عالی مقام ہیں

اعلان کر رہی ہے یہ تخلیق کائنات
فضل خدا سے آپ تو خیرالانام ہیں

یہ عقیدہ ہے نبی آج بھی سب زندہ ہیں
اپنا دیدار ہمیں جلد کرائیں آقا

بخشا انہیں کو علم سب، پھر بھی دیا امی لقب
یہ بھی اک شان عطا، میرے نبی پیارے نبی

منگتوں کو خود کہتے ہیں "آ" ہرگز نہیں کہتے وہ "لا"
دربار ہے عالی ترا، میرے نبی، پیارے نبی

احسنؔ صاحب کی فکر پاکیزہ اور انداز بیان دل نشیں ہے، آپ کے اشعار میں طرز ادا کا بانکپن، ندرت بیان، جدت ادا، شوکت الفاظ، خیال آفرینی، صنائع لفظی، صنائع معنوی، تلمیحات وتلمیعات، محاورات کا استعمال، شاعرانہ پیکر تراشی ترکیب سازی اور دیگر شعری وفنی محاسن کی جلوہ گری ہے۔

جلوۂ روئے منور کی ضیا پاشی ہے — آسماں پر جو چمکتے ہیں سبھی کا ہکشاں
ان کی مدحت کا عرفان ہے مان لو — سب سے بہتر جو یہ نغمگی ہو گئی

کہ جس کی قسمتِ عالی پہ پھول ہیں نازاں — نبی کے شہر ادنیٰ سا خار ہوتا ہے
شبِ خموش لحد کا اندھیرا چھٹ جائے — چلو حضور کی زلف دوتا کی بات کریں
توشۂ روز جزا احسنؔ بنا نعت نبی — بولنا فوراً فرشتو، پاس آکر دیکھ لو
ان کی جلوت، ان کی خلوت اور حسن جاں فزا — نور والے رخ کی نکہت دیکھ گل زاروں میں ہے
دشمن احمد قیامت میں پھریں گے چار سو — زندگی کا سب مزہ بھی کرکرا ہوجائے گا
ڈوب کر ان کی محبت میں جو محو خواب ہو — بالیقیں اس کو رخ زیبا نظر آجائے گا
میرے گل کا پسینہ جو ہم کو ملے — وہ مہکتا ہے مشک ختن کی طرح
ان کے دنداں یقیناً ہیں احسنؔ کہو — بے مثالی وہ در عدن کی طرح
آپ آجائیں گلستاں میں نصیبہ جاگے — بھینی خوشبو تو ہی ہوجائے چمن کی معراج
ہمیشہ جلیں دشمن اعلیٰ حضرت — مگر ان کے سکے کھنکتے رہیں گے
کرم سے ترے ساری بگڑی بنے گی — نشیمن عقیدت کے بستے رہیں گے
ظلمتِ شب کسی لمحہ نہ دکھائی دے گی — پاس آجائے اگر ان کی عنایت کا چراغ
رنگ و بو، حسن ونزاکت کی حقیقت کیا ہے؟ — دل میں جل جائے اگر روح ولایت کا چراغ
عشق کی آگ دل وجاں کو جلائے ہر دم — روح فرسا کوئی اب شاخِ شجر مانگتے ہیں
آپ سے حسنِ عقیدت کا یہی ہے اعجاز — دشمنِ دین بھی اب خون جگر مانگتے ہیں

بالیقیں وہ فضل کے ماتی لٹاتے جائیں گے — روز محشر مغفرت کے گل کھلاتے جائیں گے
عاصیوں کو اپنے دامن میں چھپاتے جائیں گے — پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

احسؔن صاحب نے کوثر وتسنیم سے دھلی ہوئی زبان کے حامل اس دبستان ادب سے اکتساب فیض کیا ہے جس کا طرۂ امتیاز ہی محبت والفت رسول صلی اللہ تعالیٰ وسلم اور تعظیم وادب رسول صلی اللہ تعالیٰ وسلم ہے ،دبستان بریلی کے اکابر نعت گو حضرات کے مطالعہ ومشاہدہ نے آپ کے کلام خیالات کی بے راہ روی، تصنع وبناوٹ ،مبالغہ،غلو واغراق اور شرعی خامیوں سے منزہ ومبرہ رکھا ہے،احسؔن کہتے ہیں ۔

احسؔن رضا کی شاعری پیش نظر رکھو ذیشان ہوگی مان لو مدحت حضور کی
تجھ کو احسؔن یہ سبق میرے رضا خاں سے ملا کیا کوئی اس سے بھی اچھا کوئی شاعر دیکھا
طفیلِ شاہِ زمنِ نعت ہو رقم احسؔن تبھی تو عشق نبی کا جمال چمکے گا

اور احسؔن یوں دعا گو بھی ہیں کہ ۔

پیارے احسؔن کو ملے عشقِ رضا کا صدقہ کوئی نہ کہہ دے ترا عشق ثمر بار نہیں
ہم کو احسؔن ملے عشق احمد رضا، خوش رہیں ہم سے ہر دم حبیب خدا
ان کی مدح وثنا میں زبان وقلم ،تا دمِ مرگ ہر پل چلاتے رہیں

غرضے کہ احسؔن صاحب کا مجموعۂ نعت ’’سخن کی معراج‘‘ واقعی معراج سخن ہے جو آپ کو میدان محشر میں انشاء اللہ تعالیٰ معراج بخشے گا۔احسؔن صاحب کا کلام اس قابل ہے کہ اسے حرزِ جاں بنایا جائے۔اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل احسؔن صاحب کے کلام کو قبولیت عامہ کا شرف بخشے اور موصوف کے لئے توشۂ آخرت اور سامانِ نجات بنائے۔آمین بجاہ الحبیب الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد حسین مشاہد رضوی، مالیگاؤں
۱۳؍ربیع النور ۱۴۲۹ھ سنیچر

ہم کمینوں کا بھلا کردے

الٰہی !ہر گھڑی توفیق توبہ کی عطا کردے
ہمارے ہر بڑے ،چھوٹے گناہوں کو ہوا کردے
ہمارے ہر گنہ نیکی سے تو کردے بدل یارب
خطائیں بخش دے ہم عاصیوں کو بے گنہ کردے
بچا ہر آن شیطاں کے فریبی جال سے ہم کو
برے اعمال کے وقتی مزہ کو بے مزہ کردے
بچا ہر بے حیائی سے ،برائی سے ہمیں مولیٰ
دلوں کو یاخدا !شرم وحیا کا آئینہ کردے
تو اپنے نیک بندوں کا ہمیں صدقہ عطا کردے
نبی کے عشق میں ،خوف الٰہی میں فنا کردے
ہمارے بخت خفتہ کو جلا تو بخش دے مولیٰ
تصور میں مدینہ بس ہمارا راستہ کردے
ہمارے دل سے عصیاں کے مٹا تو داغ دھبوں کو
رسول اللہ کے صدقے سیاہی کو صفا کردے
گناہوں کی سیاہی سے ہوا تاریک دل مولیٰ !
تو اپنے نیک بندوں کے وسیلے پر ضیا کر دے

تیرے دربار میں یارب بھلا کس منھ سے آئیں گے
گناہوں کا ہے بھاری بوجھ ہلکا یاخدا کردے

ہمارے ہر عمل تو بس دکھاوے کے ہیں یااللہ !
تو فضلِ مصطفیٰ سے ہم کمینوں کا بھلا کردے

بہت نادم ہیں قلب وجان آنکھیں آنسوؤں سے نم
تو اپنی شان غفاری کو اب جلوہ نما کردے

نبی سے عشق والفت کا سلیقہ ہم کو آجائے
ہماری زندگی میں جذبۂ احمد رضا کر دے

پشیماں ہے دلِ احسنؔ برے اعمال پر اپنے
مریضِ دردِ عصیاں ہے الٰہی کچھ دوا کردے

بے زباں ہے زباں مری یارب

کیا بیاں حمد ہو تری یارب
بے زباں ہے زباں مری یارب

خالق کائنات ذات تری
اعلیٰ ،ارفع ہیں سب صفات تری

عرش وکرسی تو حمد کرتے ہیں
چاند وسورج تجھی سے چلتے ہیں

تیری واصف ہیں مچھلیاں ساری
ورد کرتی ہیں تتلیاں ساری

بے زباں شاخ اور شجر وحجر
ہر گھڑی محو ہیں یہ برگ وثمر

اور یہ آسمان کے تارے
دشت وصحرا کے بے زباں ذرے

تو نے بخشی ہیں نعمتیں اتنی
پھر بھی کرتے ہیں تیری ناشکری

مانگتے ہیں نبی کا حُسنِ کرم
دور ہوں سب جہاں کے رنج والم

روز محشر بھی، قبر میں مولیٰ
ہر جگہ بس دکھا ہمیں جلوہ

بلبلوں کی زبان پر یارب
نام تیرا ہے بے خطر یارب

ایک احسنؔ حقیر بندہ یہ
تیری کرتا ہے بندگی یارب

☆☆☆

آنسوؤں میں ڈوب کر کرتے ہیں تجھ سے التجا

مدحِ سرکار دو عالم حمد ہے تیری خدا — ان کا رتبہ جانتا ہے کون بس تیرے سوا

تو ہے خلاقِ دو عالم مالکِ ہر انس وجاں — تیرے ہی زیرنگیں ہیں جو ہیں کچھ کون ومکاں

تیرا بندہ ہے غلامِ مصطفےٰ بے شک رہے — تیرافرماں ان کی طاعت ہے خدا بے شک رہے

نور ہے تو نور سے ان کو کیا پیدا وہاں — پھر بنا کر سر سے پا تک معجزہ بھیجا یہاں

تیری قدرت لاتناہی کو کریں کیسے بیاں — جب کہ امکانی صفت سے متصف ہے یہ جہاں

نعمتیں بخشی ہیں ہم کو شکر ہے مولیٰ ترا — نعمت عظمیٰ یقیناً ہیں محمد مصطفےٰ

قدر کا ہم کو سلیقہ بخش دے مولیٰ ذرا — آنسوؤں میں ڈوب کر کرتے ہیں تجھ سے التجا

وصف تیرا اے خدا احسنؔ کرے کیسے رقم — خوف سے تیرے ہمیشہ کانپتا ہے یہ قلم

بڑھادے اور بھی دل کی ضیا مرے مولیٰ

کرم کی ہم پہ چلادے ہوا میرے مولیٰ — بہت بلند ہے تیری عطا میرے مولیٰ

معاف کردے تو شانِ کرم کے سائے میں — بہت عظیم ہیں جرم وخطا میرے مولیٰ

چھپا دیا ہے اگر ان کے سبز گنبد کو — بڑھادے اور بھی دل کی ضیا میرے مولی

جبیں ہو در پہ جھکی دل میں عشق کامل ہو — اسی طرح سے میں پاؤں قضا میرے مولیٰ

ہماری کیا ہے حقیقت زباں میں کیا دم ہے؟ — بیاں کریں تیری حمد وثنا میرے مولیٰ

تمام عمر تری راہ میں گزر جائے — ہمارے دل کی یہی ہے دعا میرے مولیٰ

بروزِ حشر پیئیں ہم بھی جام کوثر کا — وہاں رہے گا یہی مدعا میرے مولیٰ

نظر میں جلوۂ زیبا نبی کا بس جائے — دلوں میں خوب ہو روشن دیا میرے مولیٰ

رہِ وفا میں قدم ڈگمگا نہ پائیں کبھی — دل ودماغ جو پائیں جلا میرے مولیٰ

گناہ گار ہے احسنؔ دعائیں کرتا ہے — نبی کے عشق میں کردے فنا میرے مولیٰ

☆☆☆

تضمین برکلامِ امام الکلام

بالیقیں وہ فضل کے موتی لٹاتے جائیں گے　　روزِ محشر مغفرت کے گل کھلاتے جائیں گے
عاصیوں کو اپنے دامن میں چھپاتے جائیں گے　　پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

برقِ عصیاں موڑتے ہیں کس طرح بولوں سے وہ　　ربِّ اکبر کی جناب پاک میں آہوں سے وہ
ربِّ ہب لی امتی کی خوشنما کرنوں سے وہ　　دل نکل جانے کہ جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کے لیے دریا بہاتے جائیں گے

خوف کیسا ہے بھلا اب بھی دل معتوب کو　　خوب دلکش کردیا جب نعت کے اسلوب کو
ان کے صدقے ہی مٹادے گا ترے مکتوب کو　　وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

کھولتا ہوگا بروز حشر جب سب کا دماغ　　روسیہ ہو جائیں گے دشمن نبی کے مثل زاغ
عرشِ حق کے زیر سایہ جب مٹے گا دل کا داغ　　آفتاب ان ہی چمکے گا جب اوروں کے چراغ
صرصرِ جوشِ بلا سے جھلملاتے جائیں گے

نام آئے جب زباں پر انگلیاں لیتے ہیں چوم　　عاشقانِ مصطفیٰ رکھتے ہیں اسلامی رسوم
لاکھ چلاتے رہیں دشمن نبی کے مثل بوم　　حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

سرورِ کونین کی کرتے رہیں ہر دم ثنا　　قلب کی تطہیر کا سامان ہے ذکرِ خدا
عزم اپنا ہے یہ احسنؔ پھر یہی ہے مدعا　　خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

اپنے مولیٰ سے جو سرکار کا در مانگتے ہیں

اپنے مولیٰ سے جو سرکار کا در مانگتے ہیں　　وہ تو جنت میں یقیناً کوئی گھر مانگتے ہیں
ہم تو بس اپنی دعاؤں میں اثر مانگتے ہیں　　ان کی گلیوں میں فقط شام وسحر مانگتے ہیں
ہم نہیں تجھ سے کوئی لعل وگہر مانگتے ہیں　　صرف محبوب کی اک خاص نظر مانگتے ہیں
ہم کو طوفانِ حوادث نہ ہلا پائیں کبھی　　ایسا دل تجھ سے ابو بکر وعمر مانگتے ہیں
روز وشب، صبح ومسا ذکر الٰہی میں کٹیں　　سبز گنبد پہ نگاہوں کا گزر مانگتے ہیں
جامِ عشقِ شہ ابرار چھلکتا ہی رہے　　اور حسّان سا پینے کا جگر مانگتے ہیں
ان کے رخسار ولب چشم کا صدقہ پاکر　　نور کا نور بھی اب شمس وقمر مانگتے ہیں
تا دمِ مرگ رہے دل میں محبت ان کی　　قبر میں ان کے ہی جلوؤں کی لہر مانگتے ہیں
عشق کی آگ دل وجاں کو جلائے ہر دم　　روح فرسا کوئی اب شاخِ شجر مانگتے ہیں
آپ سے حُسنِ عقیدت کا یہی ہے اعجاز　　دشمن دین بھی اب خونِ جگر مانگتے ہیں
اڑ کے دربار میں آقا ترے جلدی آئیں　　دل سے احسنؔ یہی اب بال وپَر مانگتے ہیں

عقیدت کا چراغ

ان سے روشن ہے زمانے میں محبت کا چراغ
ضوفشاں خوب ہے ہر آن رسالت کا چراغ

وہ نگہِ خاص کہ جس پر بھی پڑی رنگ دیا
اس کا روغن تو جلاتا ہے امامت کا چراغ

بے خودی ورطۂ حیرت میں کہیں ڈال نہ دے
یہ نصیبہ ہے کہ پایا ہے عقیدت کا چراغ

شاہ کونین کو خود رب نے بنایا ہے سنو !
سارے عالم کے لیے جلوۂ رحمت کا چراغ

محفل نعت میں عشاق نبی کی خاطر
لیکے آتے ہیں فرشتے بھی عقیدت کا چراغ

قبر میں ان کے ہی صدقے تو تجلی ہوگی
اور آئے گا جلانے کو بھی جنت کا چراغ

ظلمت شب کسی لمحے نہ دکھائی دے گی
پاس آجائے اگر ان کی عنایت کا چراغ

رنگ وبو ،حسن ونزاکت کی حقیقت کیا ہے
دل میں جل جائے اگر روح ولایت کا چراغ

فیض لیتے تھے درخشندہ قمر بھی احسؔن
جب بھی جلتا تھا زمانے میں نبوت کا چراغ

جب زباں پر ہر گھڑی صلِ علیٰ ہو جائے گا

دھیرے دھیرے ان سے دل کا رابطہ ہو جائے گا
جب درودوں کا زباں پر سلسلہ ہو جائے گا

ہر گھڑی وردِ زباں جب لاالہ ہو جائے گا
خود ہی بندہ وحدتِ حق میں فنا ہو جائے گا

خود ہی قدموں پر ملائک پَر بچھائیں گے سبھی
جب زباں پر ہر گھڑی صلِّ علیٰ ہو جائے گا

سبز گنبد کے قریں جس دن کھڑا ہو جاؤں گا
بے خودی آجائے گی دل لاپتہ ہو جائے گا

کس طرح ہوگی ہماری مغفرت اے دوستو !
روزِ محشر جب مرا آقا خفا ہو جائے گا

مرضیِ مولیٰ میں خود رفتہ رہے گا جو کوئی
وہ خدا کا اور خود اس کا خدا ہو جائے گا

دشمنِ احمد قیامت میں پھریں گے چار سو
زندگی کا سب مزہ بھی کرکرا ہو جائے گا

روزِ محشر جب حبیبِ کبریا آجائیں گے
ان کا شیدا دیکھ کر فوراً کھڑا ہو جائے گا

عشقِ احمد کے طفیلِ پاک سے احسؔن ترا
باغِ جنت میں یقیناً داخلہ ہو جائے گا

قرآن کے پاروں میں ہے

ان کے جلووں کی چمک سے روشنی تاروں میں ہے
ان کی خوشبو کی دمک طیبہ کے بازاروں میں ہے

شان ان کی کیا لکھے کوئی بھلا ممکن نہیں
ان کی رفعت دیکھ لو قرآن کے پاروں میں ہے

ان کی جلوت ،ان کی خلوت اور حُسنِ جاں فزا
نور والے رخ کی نکہت دیکھ گل زاروں میں ہے

آج بھی تاریخ بتلاتی ہے یہ جذبہ سنو
ایک بڑھیا پاک یوسف کے خریداروں میں ہے

دشمن دین محمد کا وہاں کیا حال ہو؟
آج ان کی زندگی جب موت کے دھاروں میں ہے

علم کی ساری مشینیں ٹھیک ہو ہی جائیں گی
اعلیٰ حضرت کا اثر جب دل کے اوزاروں میں ہے

گلستانِ اہلِ سنت کی عجب ہی شان ہے
قادریت کی شمع کا رنگ مہ پاروں میں ہے

مغفرت کے واسطے احسنؔ تجھے کیا فکر ہے
جب تو شامل سرورِ عالم کے بیماروں میں ہے

گنبدِ خضریٰ نگاہوں میں بسا ہے دیکھ لو

ہر طرف یہ جلوۂ شاہ ہدیٰ ہے دیکھ لو
بزمِ رحمت میں نبی جلوہ نما ہے دیکھ لو

پاک اولادوں کا صدقہ یا نبی ہم کو ملے
بس غلاموں کا یہی اک مدعا ہے دیکھ لو

آج بھی اعلان کرتی ہے یہ تاریخ عرب
مصطفیٰ کی دشمنوں پر بھی عطا ہے دیکھ لو

چشمِ رحمت کی نمی کی منتظر ہیں بخششیں
ربِّ ہب لی امتی کی اک صدا ہے دیکھ لو

شان محبوبی دکھانے کی غرض ہے مومنو!
کس طرح دربار محشر کا سجا ہے دیکھ لو

روزِ محشر خود کھڑے ہوں گے نبی محمود پر
رب کا فرمانِ حقیقت کہہ رہا ہے دیکھ لو

حوضِ کوثر سے پلائیں گے نبی کوثر کا جام
ان کی الفت میں بہت اچھا مزا ہے دیکھ لو

عاشقانِ مصطفیٰ کا حال تم احسنؔ سنو!
گنبدِ خضریٰ نگاہوں میں بسا ہے دیکھ لو

سخن کی معراج

نعت گوئی تو یقیناً ہے سخن کی معراج
دل مچلتا ہے تو ہوتی ہے دہن کی معراج

ان کے اوصاف بیاں کرتے رہو صبح ومسا
خوب ہوتی ہے یہاں روح وبدن کی معراج

یہ جبیں جھکتی ہے کعبہ میں ،مگر دل کی سنو
در پہ مرتا ہے تو ہوتی ہے بدن کی معراج

آپ آجائیں گلستاں میں تو قسمت جاگے
بھینی خوشبو سے ہی ہو جائے چمن کی معراج

گر ترے گل کا پسینہ کہیں مل جائے ہمیں
مہک اٹھے یہ دل، ہو جائے دلہن کی معراج

ان کی مسجد کو شرف رب نے ہے بخشا اتنا
جب نکلتے تھے تو ہوتی تھی صحن کی معراج

لے کے چلتے تھے نواسوں کو نبی کاندھوں پر
خوب ہو تی تھی حسین اور حسن کی معراج

ان کے رخسار ولب و دہن کو دیکھا جس دم
ہو گئی ایک نظر ہی میں کرن کی معراج

دل کو جب عشقِ نبی درد عطا کرتا ہے
شان سے ہوتی ہے احسؔن کے سخن کی معراج

دل مدینہ مدینہ مدینہ رہے

میرے دل میں ہمیشہ مدینہ رہے — عشق سرور میں جینا و مرنا رہے
یا نبی ہیں یہ ساحل دعا گو سبھی — بیچ منجدھار میں کیوں سفینہ رہے
تیرے لالوں کا صدقہ ہمیں بھی ملے — زندگی ہر گھڑی با قرینہ رہے
ہو کرم کی نظر ہم پہ اے شاہ دیں — با حفاظت دلوں کا دفینہ رہے
تختۂ دار بھی لا سکے نہ شکن — اتنا مضبوط عاشق کا سینہ رہے
نعتِ سرکار احسؔن کی ہے زندگی — تادمِ مرگ شعری نگینہ رہے
نعت گوئی نے احسؔن یہ بخشا شرف — دل مدینہ ،مدینہ ،مدینہ رہے

مدینہ دکھائی دیتا ہے

جنون شوق میں کیا کیا دکھائی دیتا ہے — نبی کے نور کا جلوہ دکھائی دیتا ہے
کہا عمر نے یہ منبر سے "اَلْجَبَل" سن لو — وہیں سے جنگ کا نقشہ دکھائی دیتا ہے
زہے نصیب پسینہ نبی کا مل جائے — جو مشک وگل سے بھی اعلیٰ دکھائی دیتا ہے
اسی گلی سے یقیناً گزر ہوا ان کا — جو مشک بار یہ رستہ دکھائی دیتا ہے
نبی کے حکم پہ سورج پلٹ کے آ ہی گیا — علی کے عشق کا بدلہ دکھائی دیتا ہے
یہ ان کی مدح کا احسؔن اثر ہے کیا کہنا؟ — تو اپنے قد سے بھی اونچا دکھائی دیتا ہے

درِ والا پہ ناز ہے

ہم کو نبی کے جلوۂ زیبا پہ ناز ہے — خلد بریں کو نور کے تلوہ پہ ناز ہے

شمس و قمر حضور سبھی کہہ رہے ہیں یہ — ہم کو تو روئے شان تجلیٰ پہ ناز ہے

خود چاندنی پکار رہی ہے زبان سے — طیبہ کے خار پہ گل ولالہ پہ ناز ہے

مہتاب کر رہا ہے در پاک کا طواف — کعبہ کو تیرے گنبدِ خضریٰ پہ ناز ہے

معراج ہو رہی تھی وہاں عرش کی سنو ! — سب آسماں کو قبر کے ذرہ پہ ناز ہے

ہے موجزن دلوں میں محبت حضور کی — دل کو تمہارے بس در والا پہ ناز ہے

اشعار کہہ رہے ہیں یہ احسؔن سنو ذرا — ہم کو تو چل رہے ترے خامہ پہ ناز ہے

دلوں میں جلوۂ خیرالانام ہوتا ہے

نبی کی نعت کا جب اہتمام ہوتا ہے — دلو ں میں جلوۂ خیر الانام ہوتا ہے

جہاں بھی ذکر ہو رب کے حبیب کا لوگو ! — ملائکہ کا وہاں اژدہام ہوتا ہے

وہ سرزمین مقدر پہ ناز کرتی ہے — جہاں بھی شاہ زمن کا قیام ہوتا ہے

لحد میں، حشر میں، میزان پر ہر اک لمحے — خوشی میں مست نبی کا غلام ہوتا ہے

لبوں کو چوم کے خوشبو ملک اڑاتے ہیں — درود لب پہ اگر صبح وشام ہوتا ہے

یہ نعت پاک کا صدقہ ہے مان لو احسؔن — یہاں وہاں جو ترا خوب نام ہوتا ہے

بلائیں آقا

تشنہ لب ہوں مجھے اک جام پلائیں آقا — اپنی چوکھٹ پہ ہمیشہ ہی بلائیں آقا

ہند میں جی نہیں لگتا ہے شہنشاہ جہاں — اپنی مسجد کی اذانیں تو سنائیں آقا

سبز گنبد پہ اترتی ہے تجلی رب کی — بس وہی میری نگاہوں کو دکھائیں آقا

بولے سدرہ پہ یہ جبریل امیں آقا سے — رب کے دربار میں خود آپ ہی جائیں آقا

دردِ عصیاں سے تڑپتا ہے یہ دل ہم سب کا — رحمت ونور کے دو بوند گرائیں آقا

یہ عقیدہ ہے نبی آج بھی سب زندہ ہیں — اپنا دیدار ہمیں جلد کرائیں آقا

یہ سفینہ ہے جو طوفان کی زد پر دیکھو — بیچ منجدھار دے اب پار لگائیں آقا

زندگی کی میری معراج یقیناً ہو گی — جب مقدر سے مرے خواب میں آئیں آقا

اپنے احسؔن پہ کرم کی ہو نظر شاہ زمن — اس کو طیبہ کی بہاریں بھی دکھائیں آقا

میرے نبی پیارے نبی

شمس الضحیٰ ،بدرالدجیٰ میرے نبی پیارے نبی ۔۔۔ ہیں بالیقیں نور خدا میرے نبی پیارے نبی

طیبہ نگر جائیں گے ہم،مٹ جائیں گے سب رنج وغم ۔۔۔ درد جہاں کی ہیں دوا میرے نبی پیارے نبی

میں اک چھپا سا کنز تھا،ان کے لیے ظاہر ہوا ۔۔۔ کہتا ہے یہ ربُّ العلیٰ میرے نبی پیارے نبی

بخشا انہیں کو علم سب، پھر بھی دیا امی لقب ۔۔۔ یہ بھی ہے اک شانِ عطا میرے نبی پیارے نبی

منگتوں کو خود کہتے ہیں آ، کہتے نہیں ہرگز وہ 'لا' ۔۔۔ دربار ہے عالی ترا میرے نبی پیارے نبی

بے خود ہوا جاتا ہے جو ،رتبہ بہت پاتا ہے وہ ۔۔۔ تیرا کرم ہم پر شہا میرے نبی پیارے نبی

محشر میں ہو ہم پر کرم ،باقی رہے اپنا بھرم ۔۔۔ بس ایک ہے یہ مدعا میرے نبی پیارے نبی

رب کا یہی فرمان ہے،ہم سب کا بھی ایمان ہے ۔۔۔ مرضیِ رب تیری رضا میرے نبی پیارے نبی

حساں ہوں یا احمد رضا،کرتے ہیں سب تیری ثنا ۔۔۔ احسنؔ بھی ہے واصف ترا میرے نبی پیارے نبی

☆☆☆

شفاعت آپ کی

لے کے جائے گی جناں میں پاک نسبت آپ کی ۔۔۔ کہہ رہی ہے خود غلاموں سے یہ جنت آپ کی

بالیقیں ختم الرسل ہیں آپ اے میرے نبی ۔۔۔ آج بھی اعلان کرتی ہے نبوت آپ کی

عاصیوں کی نار دوزخ سے رہائی کے لیے ۔۔۔ روز محشر منتظر ہوگی شفاعت آپ کی

اہل سنت کے لیے مژدہ ہے یہ سن لو! ذرا ۔۔۔ مست ہو کر کھائیں گے سب خوب نعمت آپ کی

ان کے رخ کو دیکھ کر پلکوں سے تلوا چوم کر ۔۔۔ رشک کرتی ہی رہے رضوان جنت آپ کی

بستر اقدس پہ سوئے مرتضٰی ہیں پرُسکوں ۔۔۔ نیند پر نازاں ہے ان کی خود یہ ہجرت آپ کی

باادب جبریل آئے آپ کو لے کر چلے ۔۔۔ لامکاں کی خوب ہے معروف دعوت آپ کی

رحمۃ للعٰلمیں رب نے بنایا آپ کو ۔۔۔ سارے عالم پر برستی ہے وہ رحمت آپ کی

چل رہا ہے جھوم کر عشقِ نبی میں یہ قلم
خوب تر نازاں ہے احسنؔ آج قسمت آپ کی

دل ہمارا عشق سے سرشار ہے

ان کی رحمت کا چمن گل زار ہے — ہر گھڑی جب بارش انوار ہے

قلب میں رکھتا ہے جو عشق نبی — باغ جنت کا وہی حق دار ہے

ہر مرض سے مل گئی فوراً شفا — اس قدر شافی ترا دیدار ہے

اس کو کیا ہوگی دواؤں کی غرض — جو بھی آقا آپ کا بیمار ہے

دیکھ کر بولیں ہمیں منکر نکیر — یہ غلام احمد مختار ہے

باغ جنت کا ہو یا عرشِ عظیم — جو بھی ہے سب آپ کا سرکار ہے

روضہ انور کی جالی دیکھ کر — مسکرا دیتا ہے جو بیمار ہے

نام تیرا جب لیا آقا یہاں — خود پریشاں ساحل ومنجدھار ہے

چھو نہ پائے گی کبھی نارجہیم — دل ہمارا عشق سے سرشار ہے

غیر بھی کہتے ہیں یہ احمد رضا — اہل سنت کا سپہ سالار ہے

بخش دے ان کے طفیل پاک سے — نام تیرا اے خدا غفار ہے

جرم میرے بھی چھپا دے حشر میں — خود بتایا ہے کہ تو ستار ہے

ہے یہ احسنؔ نعت گوئی کا ثمر — ہر کوئی تیرا یہاں غم خوار ہے

اسوہ نبی کا واہ بڑا لاجواب ہے

ان پر درود پڑھ لو بڑا ہی ثواب ہے — فضل خدا سے کتنی وہ عالی جناب ہے

ایمان کے چراغ کا روغن ہے جان لو — ورد زباں جو نام نبی بے حساب ہے

قرآن کہہ رہا ہے ذرا غور سے سنو — اسوہ نبی کا واہ بڑا لاجواب ہے

چاہے جہاں سے پڑھ لو انہیں ناقدین تم — میرے نبی کی ذات کھلی اک کتاب ہے

پاؤ گے دشمنی میں نہ ہرگز بہشت تم — نار جحیم کا تو اسی میں عذاب ہے

شیطاں لعیں کے پھیر بدل میں نہ آرہو — لیکن تمہاری عقل تو پوری خراب ہے

جنت میں عاشقوں کو نظر آئے گا خدا — احسنؔ بتا رہی یہ خدا کی کتاب ہے

مدینے کے بلبل چہکتے رہیں گے

مدینے کے ذرّے چمکتے رہیں گے — ستاروں سے آگے اچھلتے رہیں گے

مسافر مدینے کے رخ پر ہمیشہ — تیرے سایہ رحمت میں چلتے رہیں گے

کوئی ان کا عاشق نہ جائے گا ہرگز — جہنم کے شعلے بھڑکتے رہیں گے

نہ ہو جن کے دل میں نبی کی محبت — قیامت تلک وہ بھٹکتے رہیں گے

بروز قیامت شفاعت ملے گی — مگر دشمن دیں ترستے رہیں گے

یہ بزم نبی ہے یہاں پر ہمیشہ — مدینے کے بلبل چہکتے رہیں گے

ترے ہجر میں چشمِ عاشق کے آنسو — جو بن کر کے موتی ٹپکتے رہیں گے

ہمیشہ جلیں دشمن اعلیٰ حضرت — مگر ان کے سکّے کھنکتے رہیں گے

کرم سے ترے ساری بگڑی بنے گی — نشیمن عقیدت کے بستے رہیں گے

تمہارے ان اشعار کو سن کے احسنؔ — دل وجان ہر دم بہلتے ہیں گے

یہی تو خلد کے ساماں کی ٹوکری ہوگی

زہے نصیب مدینے میں حاضری ہوگی
تو شادکام ہماری یہ زندگی ہوگی

کھڑا رہوں گا لگا میں قطار میں اس دم — قبول رب کے یہاں جب گداگری ہوگی

حضور! آپ وہاں خود کھڑے ہوئے ہوں گے — صراط سے جو یہ امت گزر رہی ہوگی

بروز حشر تبسم لبوں پہ جب ہو گا — جناں میں آپ کی امت چلی گئی ہوگی

غبار اپنی گلی کے عطا کرو ہم کو — یہی تو خلد کے ساماں کی ٹوکری ہوگی

نگاہ دل کی اگر ڈال کر کوئی دیکھے — تمہارے فقر وغنا میں تونگری ہوگی

کہیں گے جملہ رسولان جاؤ ان کے یہاں — وہاں بھی آپ کی ظاہر وہ سروری ہوگی

تمہاری دید کا شربت ہے اس قدر شیریں — پلاؤ ،دور غلاموں کی تشنگی ہوگی

جدھر سے آپ گزر جایئے میرے آقا — تو مشک بار اُدھر کی گلی گلی ہوگی

نہاؤ جم کے چلو ان کے پاک روضے پر — یقیں ہے رب کی عنایت برس رہی ہوگی

وہ لامکاں کے مکیں ہیں بتائے خود منصف — ہماری ذات سے کیسی برابری ہو گی

تمہاری شان میں لکھتا رہے شہ بطحا
کبھی نہ ختم یہ احسنؔ کی شاعری ہوگی

کاش میں گنبد خضریٰ کا کبوتر ہوتا

کاش میں گنبد خضریٰ کا کبوتر ہوتا — روضہ پاک پہ بیٹھا ہوا دن بھر ہوتا

میری قسمت کی یہ معراج یقیناً ہوتی — آپ کے لب سے لگا کوئی بھی ساغر ہوتا

التجا ہے میری سرکار دوعالم سے یہی — آپ آتے تو درخشندہ مرا گھر ہوتا

آپ گر چاہتے ہر آن شہنشاہِ جہاں — دستِ رحمت میں یقیناً کوئی گوہر ہوتا

آزمائش میں ترستے رہے بوندوں کو حسین — ہاتھ اٹھتے تو وہیں پاس سمندر ہوتا

اپنی قسمت پہ بہت ناز ہمیشہ کرتا — کاش بوجہل کی مٹھی کا ہی کنکر ہوتا

اپنے سینے پہ قدم ان کے جما ہی لیتا — برگزیدہ کوئی بے جان سا پتھر ہو تا

وہ عصا لے کے کھڑے ہوتے مرے سینے پر — ان کی مسجد کا جو قسمت سے ہی منبر ہوتا

بن کے نعلِ شہِ کونین یہ دعویٰ ہے مرا — ہر زمانے میں شہنشاہ کے سر پر ہو تا

اَوج پر اپنے مقدر کو ہمیشہ پاتا — جس پہ سوتے تھے نبی کاش وہ بستر ہوتا

پوری دنیا کے گلوں کی ہے تمنا احسنؔ
خار ہوتا جو مدینے کا تو بہتر ہوتا

عقیدت کے موتی لٹاتے رہیں گے

چراغِ محبت جلاتے رہیں گے
عقیدت کے موتی لٹاتے رہیں گے

دلِ درد جب آشنا ہے ہمارا
قدم سوئے طیبہ بڑھاتے رہیں گے

سجے گی جہاں محفلِ نعت سرور
ملائک پروں کو بچھاتے رہیں گے

سر راہ چلنے کی خاطر ہمارے
نبی خار خود ہی ہٹاتے رہیں گے

یہ سچ ہے کہ عاشق کو خود اپنے ہاتھوں
نبی جامِ کوثر پلاتے رہیں گے

چلی جائے جب تک نہ جنت میں امت
شہ دین آنسو بہاتے رہیں گے

نظر آئے ہم سب کو آقا کی عظمت
بریلی کا سرمہ لگاتے رہیں گے

تری نعت سننے کو ، توفیق احسؔن
فرشتے ادب سے بلاتے رہیں گے

بدر کامل نے تیرا روئے منور دیکھا

بدر کامل نے تیرا روئے منور دیکھا / رشک کرتے ہوئے رخسار کو جی بھر دیکھا

گھوم کر سارا جہاں بول اٹھے روح امیں / کون کہتا ہے کہ سرکار سے بہتر دیکھا

خواب میں آپ کو دیکھا جو کسی عاشق نے / یہ حقیقت ہے کہ بس آپ کو سرور دیکھا

اپنی امت کی بھلائی کے لیے رب کے حضور / چشم افلاک نے روتے ہوئے اکثر دیکھا

بوہریرہ کو اشارے میں ذہانت دے دی / دیکھنے والوں نے بس سامنے چادر دیکھا

یہ بھی انگشتِ رسالت کا ہے اعجاز سنو / قطرۂ آب نے بیتاب سمندر دیکھا

بدر میں ارض وسما واقعی حیرت میں پڑے / لے کے تلوار فرشتوں کا جو لشکر دیکھا

ابن عباس کو بخشی ہے سمجھ قرآں کی / آب رکھا ہوا جب اپنے برابر دیکھا

لوگ کہتے تھے ہمیشہ مجھے جھوٹا عاشق / بالیقیں مان گئے نام جو دل پر دیکھا

فکر وفن نے ہے ترقی تو بہت کر لی مگر / نعت گوئی کو دگر صنف میں خوش تر دیکھا

تجھ کو احسؔن یہ ذہن میرے رضا خاں سے ملا / کیا کبھی اس سے بھی اچھا کوئی شاعر دیکھا

☆☆☆

دونوں جہان آپ کے ادنیٰ غلام ہیں

نبیوں میں آپ شاہ دوعالم امام ہیں — بعد از خدائے پاک تو عالی مقام ہیں

کہتا ہوں بالیقین سمندر کی مچھلیاں — پڑھتی یہ صبح وشام درودوسلام ہیں

صدقے میں آپ ہی کے بنی ساری کائنات — دونوں جہان آپ کے ادنیٰ غلام ہیں

اعلان کررہی ہے یہ تخلیق کائنات — فضلِ خدا سے آپ تو خیر الانام ہیں

دربار میں نبی کے کبھی جا کے دیکھ لو — چشمِ طلب کے ساتھ سبھی خاص وعام ہیں

رشکِ قمر ہیں زلف معنبر کی تابشیں — تلوؤں کی چاندنی میں ستارے تمام ہیں

احسؔن نبی کے حسن وعنایت کی نغمگی — ان کے غلام سن کے بہت شاد کام ہیں

نبی کے حسن کا جلوہ ہے دیکھتے رہیے

نبی کے حسن کا جلوہ ہے، دیکھتے رہیے — حریم ناز میں چھایا ہے، دیکھتے رہیے

پتہ ہے کیسے گئے لامکاں کی سیر کو وہ — نبی کی ذات معمہ ہے، دیکھتے رہیے

کبھی نہ ہوش وخرد چھوڑ کر کے آئیں گے — وہ سامنے جو مدینہ ہے، دیکھتے رہیے

گلی گلی تو معطر ہے کیا پتہ پوچھوں — کہ رشک گل وہ پسینہ ہے، دیکھتے رہیے

مریضِ دردِ دل شوق کی دوا کیا ہے؟ — بس ان کی یاد میں مرنا ہے، دیکھتے رہیے

جو مومنین سے جانوں کو اور مالوں کو — خدا نے خود ہی خریدا ہے، دیکھتے رہیے

تمہارے شعر تو احسؔن پکار اٹھے ہیں — یہ نعت پاک سراپا ہے، دیکھتے رہیے

چاندنی خوب مسکرائی ہے

رحمتوں کی بہار آئی ہے — چاندنی خوب مسکرائی ہے

روز محشر پکار اٹھیں گے — میرے آقا تری دہائی ہے

ہر کوئی اس کا اجر پائے گا — جو بھی نیکی یہاں کمائی ہے

رشک کرتے ہیں جس پہ عرش وفلک — واہ کیا خوب وہ چٹائی ہے

چوم لیتے ہیں نام پر ان کے — ہم انگوٹھے تو کیا برائی ہے؟

جس پہ قرباں ہیں رہنما سارے — راہِ جنت کی رہنمائی ہے

برکتوں کا نزول ہوتا ہے — میں نے محفل جو یہ سجائی ہے

ہو کرم ہم پہ اے شہ بطحا — آپ سے میں نے لو لگائی ہے

شادماں خوب ہے دلِ احسؔن — ان کی چوکھٹ جو ایسی پائی ہے

قطعہ

نجوم وشمس وقمر، کہکشاں کی بات کریں
حریم ناز وباغ جناں کی بات کریں
خدا کے فضل وکرم سے فزوں ہے ان سب پر
جو مل کے آج شہ انس وجاں کی بات کریں

قطعہ

مرے نبی کا کرم جس پہ عام ہو جائے
وہ عظمتوں کا سراپا امام ہو جائے
رضا کے عشق کا صدقہ مجھے ملے یارب
زمانے بھر میں مرا احترام ہو جائے

قطعہ

یا الٰہی میری قسمت میں مدینہ لکھ دے — ان کی چوکھٹ پہ میرا مرنا وجینا لکھ دے

لاکھ طوفان حوادث میری کشتی روکیں — غیب سے ساحلِ طیبہ پہ اترنا لکھ دے

روبرو ہے قمر بھی گہن کی طرح

ہے کوئی شاہ شاہ زمن کی طرح ؟
روبرو ہے قمر بھی گہن کی طرح

عاشقِ مصطفیٰ جاکے دیکھو ذرا
قبر میں سو رہا ہے دلہن کی طرح

میرے گل کا پسینہ جو ہم کو ملے
وہ مہکتا ہے مشکِ ختن کی طرح

پھول جھڑتے ہیں لب سے نبی کے مرے
ہے جہاں میں کوئی اس دہن کی طرح

جس پہ شیدا ہے گل زار وگل کی دمک
کیاپتہ ہے کوئی اس چمن کی طرح

مغفرت کے دیے ہم کو باغات ہیں
یہ رضا کا سخن ہے، سخن کی طرح

چل گئی ان کے گلشن کی باد بہار
ہر کلی ہے حسین وحسن کی طرح

ان کے رخسار ولب ،زلف ورخ دیکھ لو
وہ چمکتے ہیں بالکل کرن کی طرح

ان کے دنداں یقیناً ہیں احسنؔ کہو
بے مثالی وہ درِّ عدن کی طرح

برابر ہے سب پر عنایت نبی کی

رہے دل میں ہر دم محبت نبی کی — جبھی تو ملے گی شفاعت نبی کی

زباں پر رہے ان کی مدحت تو سن لو! — ملی گی یقیناً وہ جنت نبی کی

خدا کے کرم سے بنی خیرِ اُمت — فزوں ہے زمانے میں امت نبی کی

پیارے ہوئے ہیں سبھی اپنے دامن — برابر ہے سب پر عنایت نبی کی

دوعالم کی خاطر بنایا ہے رحمت — ہے کس طرح عالی یہ عظمت نبی کی

کہا ''سَل رَبیعہ'' نبی محترم نے — کیا عرض ،جنت میں قربت نبی کی

ہوئے سرنگوں سارے فصحاعرب کے — سنا جب زباں سے فصاحت نبی کی

عقیدت کے موتی لٹاتے رہیں گے — بہت کھا رہے ہیں جو نعمت نبی کی

یہ بیت مقدس کی عظمت نہ پوچھو — ابھی تک عیاں ہے امامت نبی کی

یہ توفیق تم کو ملی خوب احسنؔ — صبح ،شام کرتے ہو مدحت نبی کی

☆☆☆

میری قسمت میں مدینے کا سفر آجائے گا

عشق وعرفاں کی تجلی کا اثر آجائے گا
میری قسمت میں مدینے کا سفر آجائے گا

ہر طرف بس نور کا ماحول سا بن جائے گا
آمنہ بی بی کا جب لختِ جگر آجائے گا

ڈوب کر ان کی محبت میں جو محوخواب ہو
بالیقیں اس کو رخِ زیبا نظر آجائے گا

دل کی دھڑکن تیز ہو جائے گی فوراً زائرو!
جب تمہارے سامنے طیبہ نگر آجائے گا

مومنو! سن لو بشارت ہے تمہیں قرآن کی
جنتِ اعلیٰ میں مولیٰ بھی نظر آجائے گا

ہر منافق خوف و دہشت میں کہا کرتا یہی
دیکھ کر گھر سے نکل ورنہ عمر آجائے گا

عشق کی معراج ہو جائے گی سن لو عاشقو!
خواب میں جب گنبدِ خضریٰ نظر آجائے گا

محفلِ سرکار میں نعتِ نبی پڑھ کر سنا
تجھ کو احسؔن نعت گوئی کا ہنر آجائے گا

تیرے کرم کا سہارا ہے یارسول اللہ

تیرے کرم کا سہارا ہے یا رسول اللہ
اگر چہ دور کنارا ہے یا رسول اللہ

تمہارے در کو بھلا چھوڑ کر کہاں جائیں
عجب یہاں کا نظارا ہے یارسول اللہ

چھپالو دامن رحمت میں ہم غلاموں کو
وگر نہ کون ہمارا ہے یا رسول اللہ

عطا ہو رب کی عطا کی ہوئی ہمیں نعمت
یہی تو اپنا گزارا ہے یا رسول اللہ

وہ بحرِ ظلم و محن سے نجات یاب ہوا
کہ جس نے دل سے پکارا ہے یارسول اللہ

پلک جھپکتے پلٹ آئے ڈوبتا سورج
یہ معجزہ بھی تمہارا ہے یا رسول اللہ

بروزِ حشر مَلک ہم سے جس گھڑی پوچھیں
غلام کہہ دو ہمارا ہے یارسول اللہ

تمہارے در کا گداگر بھی شاہ ہے واللہ
عظیم در جو تمہارا ہے یا رسول اللہ

جو اہلِ دیں ہیں انہیں ساتھ لے کے تم احسؔن
لگاؤ جھوم کے نعرا ہے یارسول اللہ

کون سی آنکھ ہے جو طالبِ دیدار نہیں

ان کی رحمت کی جہاں بارش انوار نہیں
وہ زمیں سبزۂ عرفان سے گل زار نہیں

عشقِ سرکار کا جو دیپ جلائے دل میں
کون کہتا ہے کہ جنت کا وہ حق دار نہیں

جن کو بخشا ہے شرف ''ثُمَّ دَنٰی'' کا رب نے
صاف بتلاتا ہے قرآن یہ اسرار نہیں

پورا قرآن ہے اخلاق کا محور ان کے
ایسا عالم میں کوئی صاحبِ کردار نہیں

بولے جبریلِ امیں ڈھونڈھ کے سارا عالم
خوب صورت کوئی تجھ سا شہ ابرار نہیں

عشقِ سرکار تو اک بیش بہا دولت ہے
جس کا عالم میں کہیں کوئی خریدار نہیں

غوث وخواجہ ورضا، حافظ ملت کے طفیل
ہو کرم ہم پہ یہاں کوئی بھی غم خوار نہیں

پاس آنے کو ترستے ہیں مَلائک سارے
''کون سی آنکھ ہے جو طالبِ دیدار نہیں''

''حسن یوسف، دم عیسٰی، ید بیضا داری''
کیا ہے خوبی جو تیری ذات میں، سرکار نہیں

پیارے احسؔن کو ملے عشقِ رضا کا صدقہ
کوئی نہ کہہ دے تیرا عشق ثمر بار نہیں

اور ایماں کہہ رہا ہے یہ ہماری جان ہے

عشق سرکار دو عالم مظہر ایمان ہے
اور ایماں کہہ رہا ہے یہ ہماری جان ہے

بن محمد کے خدا کو پا نہیں سکتے کبھی
میرے آقا کی جہاں میں کتنی اعلیٰ شان ہے

آرزو ہے موت آئے ان کی چوکھٹ پر مری
زندگی مل جائے کامل بس یہی ارمان ہے

خواب میں دیدار ان کا مومنوں کی عید ہے
چہرۂ انور پہ دیکھو ہر کوئی قربان ہے

ان گنت نعمت عطا کی ہیں خدا نے دوستو!
ذات سرکار دوعالم نعمتوں کی جان ہے

مرحبا صلِّ علیٰ پڑھتے رہیں ہر دم سبھی
قلب کی تطہیر کا یہ خوب تر سامان ہے

جب منافق نے نہیں مانا نبی کا فیصلہ
سر قلم کرنا عمر کے فیصلے کی شان ہے

حشر میں شانِ رسولِ ہاشمی دیکھیں گے سب
شان دکھلانا ہی مانو حکمتِ رحمان ہے

کہہ رہے ہیں عاشقانِ سرورِ عالم یہی
پیارے احسؔن تیری شہرت عشق کا فیضان ہے

نعت سرکار زمانے کو سنا دی جائے

آؤ بزمِ شہِ کونین سجا دی جائے　　نعتِ سرکار زمانے کو سنا دی جائے

عشقِ سرکار کی اک شمعِ فروزاں دل میں　　فضلِ مولیٰ سے بہت خوب جلا دی جائے

نارِ دوزخ کو بجھائے گی وہ اپنے دم سے　　عشق کی آگ اگر دل میں لگا دی جائے

روح نکلے مری طیبہ میں تمنا ہے یہی　　ان کی گلیوں میں مری قبر بنا دی جائے

قبر میں آ کے ملائک یہ کہیں گے خود ہی　　ان کے شیدا کو بھلا کیسے سزا دی جائے

اک اشارے پہ قمر شق ہوا ،سورج پلٹا　　شان آقا کی زمانے کو بتا دی جائے

میری تقدیر کی کشتی نہ کہیں ڈوب رہے　　بیچ منجدھار ہے ساحل سے ملا دی جائے

وسعتیں رب نے عطا کی ہیں ترے دامن کو　　التجا ہے مری تقصیر چھپا دی جائے

خواب میں ہی مرے سرکار کرم سے اپنے　　پیارے احسنؔ کو جھلک اپنی دکھا دی جائے

ان کی محفل سجاتے رہیں گے

عشقِ احمد کو دل میں بسا کر ان کی محفل سجاتے رہیں گے
اپنے سوئے مقدر کو یارو ان کے صدقے جگاتے رہیں گے

نورِ اول سے عالم ہے روشن ،فضلِ مولیٰ سے شاداب گلشن
چاند،سورج ،ستارے ہمیشہ ان کا در جگمگاتے رہیں گے

ان سے سچی عقیدت رہے گی جب تو ان کی شفاعت ملے گی
آفتابِ قیامت سے آقا ہم کو ہر پل چھپاتے رہیں گے

رب نے دی ان کو ساری خدائی ، ہر جگہ عام ہے مصطفائی
حوضِ کوثر سے پیارے محمد جامِ کوثر پلاتے رہیں گے

عرش پر ان کو رب نے بلایا،اپنا مہمان خود ہی بنایا
فکرِ امت میں لیکن شہِ دیں اپنے آنسو بہاتے رہیں گے

دم میں جب تک ہے دم میرے آقا ہر گھڑی ہے یہ جذبہ ہمارا
جو ہیں گستاخ احمد انہیں ہم کالا کوا کھلاتے رہیں گے

عشقِ احمد رضا التجا ہے پیارے احسنؔ کی بس اک دعا ہے
کچھ بھی صدقہ ملے گا تمہارا نعت ہر دم سناتے رہیں گے

☆☆☆

عشق احمد میں جو فنا ہو گا

عشقِ احمد میں جو فنا ہو گا — اس کا جنت میں داخلہ ہو گا
ان کے در سے جو بھاگ کر آیا — در بہ در وہ بھٹک رہا ہوگا
روزِ محشر نبی کا حسنِ کرم — ہم غلاموں کا آسرا ہو گا
باغِ طیبہ سے باغِ جنت تک — نور ونکہت کا سلسلہ ہو گا
فضلِ مولیٰ سے حشر میں سن لو — ان کا جلوہ تو ہر جگہ ہوگا
کاش طیبہ موت آجائے — پھر تو اعلیٰ ہی مرتبہ ہوگا
بخشوالو خدا سے عاصی کو — ورنہ پھر حال کیا سے کیا ہوگا
ان کے صدقے ہی باوزن ہوگا — جو بھی احسنؔ کیا دھرا ہو گا

میخانہ محمد کا

چلتا ہے مدینے میں میخانہ محمد کا — پیتا ہے مئے الفت دیوانہ محمد کا
ہے خوف زدہ شمع، بے سمت پڑی لَو ہے — جل کر بھی اچھلتا ہے پروانہ محمد کا
بن جائیں گدا گر سے سلطان یقیں کرلو — مل جائے اگر ہم کو اک آنہ محمد کا
حسنین کی قسمت کی معراج یقیناً ہے — بنتا تھا سواری جب وہ شانہ محمد کا
بٹتی ہے ہمیشہ ہی اس در سے شہنشاہی — بے مثل معمہ ہے وہ خانہ محمد کا
اک نگہ کرم کردو احسنؔ پہ میرے آقا — محشر میں بھی کہلائے دیوانہ محمد کا

اسی کے کرم سے خدا مل گیا ہے

ہمیں تو حبیب خدا مل گیا ہے — اسی کے کرم سے خدا مل گیا ہے
جناں کا یقیناً مجھے شاہ بطحا — تمہاری عطا سے پتہ مل گیا ہے
ہمیں فکر کیا ہے بروز قیامت — جو قسمت سے مشکل کشا مل گیا ہے
پریشان کیوں ہیں یہاں اہلِ سنت — تمہیں تو یہ احمد رضا مل گیا ہے
صبا لے کے آ تُو مدینے کی خوشبو — ابھی درد دل کو نیا مل گیا ہے
زباں پر رہے ہر گھڑی نام ان کا — کرم سے جو وصل علیٰ مل گیا ہے
کہیں گے فرشتے مسرت میں ہم سے — تبسم لٹاؤ شہا مل گیا ہے
گنہ گار کو شافعِ روزِ محشر — بہت خوب اک آسرا مل گیا ہے
چلوں گا یقیناً ہمیشہ ہی احسنؔ — مدینے کا جو راستہ مل گیا ہے

میرے نبی جلوہ تیرا

سایہ فگن ہے ہر جگہ میرے نبی جلوہ تیرا
پاتے ہیں یہ شمس وقمراور کہکشاں صدقہ تیرا

چوکھٹ تیری ،نعمت تیری ،رحمت تیری ،نغمہ تیرا
جاتا نہیں ،خالی کبھی ،شاہ امم ،منگتا تیرا

جنت اسے مل جائے گی دیکھے کوئی تربت تیری
میری نبی ، پیارے نبی ہے بس یہی وعدہ تیرا

محبوبِ رب، عالی نسب ،امی لقب ،شاہِ عرب
جو بھی ملا تجھ سے ملا، کھاتے ہیں سب لایا تیرا

قرآن تو فرقان ہے ،تبیان ہے ،احسان ہے
حافظ ہے رب اس کا سنو،ختم الرسل خاصا تیرا

انعام ہے ،اکرام ہے ،بے دام ہے عشق نبی
ایمان کی یہ جان ہے کہتا ہے خود کلمہ تیرا

موسیٰ سے تو رب نے کہا ''ہرگز نہیں، ہرگز نہیں''
مشتاق ہے لیکن تیرا ،اعلیٰ ہے یہ رتبہ تیرا

اقصیٰ میں سب نبیوں نے لی تیری امامت کی ضیا
اعجاز ہے معراج میں خود لامکاں جانا تیرا

احسنؔ تیرے اشعار تو غم خوار ہیں ،ضوبار ہیں
رب کے یہاں مقبول ہے لکھنا تیرا، پڑھنا تیرا

عشق نبی کا رنگ اگر بے اثر نہ ہو

عشقِ نبی کا رنگ اگر بے اثر نہ ہو — رستہ حیاتِ نَو کا کبھی پر خطر نہ ہو
مل جائے گی بہشت یقیناً یہ مان لو — گستاخیوں کا خانۂ دل میں گزر نہ ہو
اظہار کس طرح سے عقیدت کا ہو سکے — اشکوں میں بھیگتی جو میری چشم تر نہ ہو
ہر دم نبی کے در پہ ہماری ہو حاضری — اب مختصر ہمارا کبھی یہ سفر نہ ہو
صدقہ ملے حضور کی نعلینِ پاک کا — یا رب بروزِ حشر ہمیں کچھ خطر نہ ہو
آواز مت بلند کرو ان کے روبرو! — اعمال کے ضیاع کی تمہیں کچھ خبر نہ ہو
چوکھٹ پہ یہ جبین ہمیشہ جھکی رہے — یا رب غلام ان کا کبھی دربدر نہ ہو
یارب! بلا لے ہم کو حرم کی زمین پر — گرچہ یہاں شمار و عدد سال بھر نہ ہو

احسؔن نہ پا سکیں گے وہ جنت کی خوشبوئیں
جن کے دلوں میں عظمتِ خیر البشر نہ ہو

خدا نے خامۂ رضا کو ذوالفقار کر دیا

لہو، لہو پکارتا ہے میرے رب کے نام کو — جو سن رہا ہے ہر گھڑی ہمارے ہر کلام کو
قبولیت ملی ہے اس کو مصطفیٰ کے فیض سے — جہان پڑھ رہا ہے اب رضا کے اس سلام کو
وہاں بھی یا نبی! عطا ہو ہم کو ہمت جواں — جھکا سکا نہ کوئی بھی یہاں ترے غلام کو
خدا نے خامۂ رضا کو ذوالفقار کر دیا — جبھی تو کاٹتا ہے وہ ہر ایک بے لگام کو
یہ احسؔنِ فقیر کی دعا ہے خالقِ جہاں — نبی کے نام پر قبول کر لے میرے کام کو

مدحت حضور کی

کرتا ہے جو جہان میں مدحت حضور کی
پائے گا وہ بہشت میں قربت حضور کی

دونوں جہان مِلک ہیں اور نانِ جو غذا
چھائی ہے قلب و جاں پہ قناعت حضور کی

اقصیٰ میں ہے نماز پڑھائی حضور نے
یہ بھی ہے انبیا پہ فضیلت حضور کی

جھٹلا سکے بھلا کوئی ان کی زبان کو؟
قرآن خود ہے ایک صداقت حضور کی

صدقے میں آپ ہی کے بنی ساری کائنات
اب بھی بتا رہی ہے یہ بعثت حضور کی

احکام ماضیہ ہوئے منسوخ اس گھڑی
جب آ گئی جہاں میں شریعت حضور کی

قرآن کہہ رہا ہے ذرا غور سے سنو!
سب سے عظیم تر ہے وہ نسبت حضور کی

رتبہ نبی کا وہم و گماں سے ہے ماورا
کیسے بتاؤں کیا ہے حقیقت حضور کی؟

عرش و فلک بھی لیتے ہیں صدقہ رسول کا
یکساں ہے دو جہان پہ رحمت حضور کی

قسمت پہ میری ناز کریں گے ملائکہ
مل جائے زندگی میں جو سیرت حضور کی

آئے گا میرے بعد نہیں کوئی بھی نبی
بتلا رہی ہے سب کو نبوت حضور کی

بخشا ہے رب نے تمغۂ عظمیٰ قرآن میں
سب سے بھلی عظیم ہے امت حضور کی

صبح ومسا اگر ہو زباں پر نبی ، نبی
مل جائے گی یقیں ہے شفاعت حضور کی

دربارِ مصطفیٰ سے ہمیں کیا نہیں ملا؟
کھاتے ہیں دوجہان تو نعمت حضور کی

صلِّ علیٰ کا ورد ہمیشہ ہوا کرے
دل میں رہے گی شان سے الفت حضور کی

واصف ہے خود خدائے تعالیٰ حضور کا
کیوں کر بیان ہم سے ہو عظمت حضور کی ؟

در پہ کھڑے ہیں شاہ وگدا جھولیاں لیے
''لا'' کہہ کے بھیجنا نہیں عادت حضور کی

یارب ! یہی دعا ہے ہماری دمِ ممات
لکھ دے نصیب میں تو زیارت حضور کی

ہرگز نہ پائے گا وہ شفاعت حضور کی
دل میں رہے گی کچھ بھی عداوت حضور کی

احسنؔ ، رضاؔ کی شاعری پیشِ نظر رکھو
ذیشان ہوگی مان لو مدحت حضور کی

تمہاری ہر جگہ بے مثل ایسی رہنمائی ہے

مرے آقا تیرے فضل وکرم سے راہ پائی ہے
تمہاری ہر جگہ بے مثل ایسی رہنمائی ہے

شفاعت سے تری ہم نے بہت امید پائی ہے
بھروسے مند ہے جو کچھ یہاں نیکی کمائی ہے

تمنا ہے درِ پاکِ معلیٰ پر پہونچ جاؤں
خدا کی رحمتوں کی تیرے یاں جلوہ نمائی ہے

نہائیں گے یقیناً بارشِ انوار ورحمت میں
اسی مقصد سے دیوانوں نے یہ محفل سجائی ہے

بھٹک جائے بھلا کیسے خدا کے راستے سے وہ؟
کہ جس کو راہ شاہ بحر وبر نے خود دکھائی ہے

نبی کے فیصلے کا جب ہوا منکر منافق وہ
تو شمشیرِ عمر عشق نبی نے ہی چلائی ہے

غلامی کا قلادہ ڈال کر سوچو ذرا دل میں!
کہ اس سودے میں کس طرح جہنم سے رہائی ہے

کرم کی، رحم کی، امداد کی ہے آس اس در سے
مرے احسنؔ بہت اعلیٰ نبی کی مصطفائی ہے

مصطفیٰ آ گئے

مرحبا، مرحبا مصطفیٰ آ گئے — کشتیِ دہر کے ناخدا آ گئے

ان کے واصف بنے عرش، لوح و قلم — ہم غلاموں کی مدح و ثنا آ گئے

رنج و غم خیریت ہے اسی میں تری — بھاگ جا اب وہ مشکل کشا آ گئے

طٰہٰ، یٰسین ہے امتیازی نشاں — لے کے قرآں حبیبِ خدا آ گئے

مژدۂ مغفرت عاصیو تم سنو! — روزِ محشر وہ شاہ ہدیٰ آ گئے

جاؤ جنت میں احسنؔ کہیں گے مَلک — تم جو لے کر کے عشق و وفا آ گئے

ہمارا دل بہلتا جا رہا ہے

نبی کا ذکر سنتا جا رہا ہے — ہمارا دل بہلتا جا رہا ہے

رضا کی ہمتِ مرداں تو دیکھو — عداوت کو کچلتا جا رہا ہے

نبی کے خلق کا جو بھی ہے دشمن — وہ رستے سے بھٹکتا جا رہا ہے

شرابِ دید ہم کو بھی پلا دو — دلِ ناداں سسکتا جا رہا ہے

چلو لے کر فرشتو سوئے طیبہ — بدن میرا پگھلتا جا رہا ہے

تیرے ارمان احسنؔ ہوں گے پورے — جو ان کی نعت لکھتا جا رہا ہے

گنبدِ خضریٰ نگاہوں میں بسا کر دیکھ لو

دل میں عشقِ سرورِ عالم سجا کر دیکھ لو — گنبدِ خضریٰ نگاہوں میں بسا کر دیکھ لو

بزمِ الفت میں نبی کا نور ہے جلوہ فگن — بارشِ انوار و رحمت میں نہا کر دیکھ لو

دشمنِ دیں بھاگ جائیں گے تمہاری بزم سے — یا رسول اللہ کا نعرہ لگا کر دیکھ لو

رب ہب لی امتی ورد زباں ہر دم رہا — پاک سیرت مصطفیٰ کی تم اٹھا کر دیکھ لو

رشکِ جنت ہے کیاری ان کے روضے کی سنو! — دل کی آنکھوں سے کبھی پردہ اٹھا کر دیکھ لو

عاشقانِ مصطفیٰ وارفتگی پا جائیں گے — نعتِ سرور روبرو ان کے سنا کر دیکھ لو

باغِ جنت کے حسیں گل زار تھے دل میں مگن — جب کہا مولیٰ نے اے محبوب آ کر دیکھ لو

ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں مافیا ایمان کے — آنکھ میں سرمہ مدینے کا لگا کر دیکھ لو

توشۂ روزِ جزا احسنؔ بنا نعتِ نبی — بولنا فوراً فرشتو پاس آکر دیکھ لو

قطعہ

جو بھی سرکار کی چوکھٹ پہ کھڑے ہوتے ہیں
اپنے سایے سے حقیقت میں بڑے ہوتے ہیں
ان کی ناموس پہ کیچڑ جو اچھالے احسنؔ
ایسے غدار تو دشمن سے سڑے ہوتے ہیں

قطعہ

میرے نبی کو زمانہ سلام کرتا ہے
فلک پہ، عرش پہ جانا سلام کرتا ہے
قمر نے ایک اشارے پہ شق کیا سینہ
شجر کو پاس بلانا سلام کرتا ہے

عاشقوں کے لئے سلام آئے

باغ طیبہ سے اک پیام آئے — عاشقوں کے لیے سلام آئے
ہو کوئی انتظام شاہ زمن — آپ کے در پہ یہ غلام آئے
ہو گیا سلسلہ ختم واللہ — جب رسولوں کے یہ امام آئے
ہو کرم ہم پہ اے میرے آقا — عاصیِ محشر میں شادکام آئے
دل میں ہو عشقِ مصطفےٰ مولیٰ ! — لب پہ اللہ تیرا نام آئے
جب بلائیں مَلک سوئے جنت — ان کا شیدا ہی تیز گام آئے
پاؤں سر کو بناؤں، قسمت میں — محترم جب وہی مقام آئے
چوم لینا تُو اپنے لب احسنؔ — روبرو جب نبی کا نام آئے

ان کی چوکھٹ پہ بس قیام رہے

ہر گھڑی دل میں انتظام رہے — ان کی چوکھٹ پہ بس قیام رہے
بھینی خوشبو سے میرے آقا کی — خود معطر میری مشام رہے
عشق کی نکہتوں کے صدقے میں — ہر زباں پر نبی کا نام رہے
جس کو کہتے ہیں سب سلامِ رضا — ہر گھڑی لب پہ وہ سلام رہے
ان کی مدحت سے ہر غلامِ نبی — دونوں عالم میں شادکام رہے
نعت گوئی سہل نہیں احسنؔ — شرط ہے فکر کو لگام رہے

جلوہ فشانی آپ کی

بالیقیں غم خوار ہے جلوہ فشانی آپ کی
میرے آقا ہے مدینہ راجدھانی آپ کی

نسبتوں کا سلسلہ کتنا اثر انگیز ہے
اہلِ ایماں دل میں رکھتے ہیں نشانی آپ کی

ہے نمونہ عالمِ انسانیت کے روبرو
بچپنا ہو ،یا بڑھاپا ،یا جوانی آپ کی

لے کے جب ایمان ان پر آ گئے حضرت عمر
بن گئی تاریخ ہے وہ شادمانی آپ کی

نعت گوئی کے لیے کہتے ہیں سب احمد رضا
واہ کیا بے مثل ہے شیوہ بیانی آپ کی

کہہ رہے ہیں بزمِ الفت میں سنو! احسنؔ ذرا
ہے عبادت بالیقیں یہ نعت خوانی آپ کی

والنجم ہیں آنکھیں تری

ہے والضحیٰ چہرا تیرا ،واللیل ہیں زلفیں تیری
ہیں بالیقیں وحیِ خدا میرے نبی باتیں تیری

کہتے ہیں یہ شمس وقمر مازاغ ہے تیری نظر
بے مثل ہیں رخسار ولب والنجم ہیں آنکھیں تیری

رہتی تھی نم خودسرزمیں ،امت کے غم میں یا نبی
بھیگی ہوئی رہتی تھیں جب صبح ومسا پلکیں تیری

وردِ زباں نغمہ ترا ،تاروں نے خود ہے یہ کہا
میرے نبی پیارے نبی ہیں ضوفشاں راتیں تیری

تشنہ لبوں کو مل گیا پنگھٹ تیرا اک آسرا
بحرکرم ہیں یا نبی چھینٹیں تیری ،بوندیں تیری

احسنؔ لکھو نعتِ نبی ،قربِ خدا کی ہے سعی
سنتے ہیں سب خودشوق سے لکھّی ہوئی نعتیں تیری

قطعہ

زہے نصیب مدینے کی دھول ہو جاؤں
اسی کمال کے صدقے قبول ہو جاؤں
ہمارا عشق یہ کہتا ہے فضلِ مولیٰ سے
نبی کے نام پہ اب با اصول ہو جاؤں
یہ آرزو ہے غلامِ نبی کی ہر لمحے
چمن میں آپ کے چھوٹا سا پھول ہو جاؤں

نور ہیں تیرے گھرانے والے

تیرے منگتا ہیں زمانے والے — خالی جاتے نہیں آنے والے

ہم پہ ہو جائے کرم کی بارش — اب نہیں در سے ہیں جانے والے

تیری نسبت کی تجلی پائیں — نور ہیں تیرے گھرانے والے

تیرے انوار سے روشن ہے جہاں — تیرگی دل کی مٹانے والے

کیوں الجھتے ہیں غلاموں سے بھلا — تیری نعمت جو ہیں کھانے والے

فکرِ امت میں رکھیں یاد ہمیں — ہر گھڑی اشک بہانے والے

غم کی برکھا سے بچالو ہم کو — رونے والوں کو ہنسانے والے

لے کے جائیں گے تمہارا صدقہ — کیا کہا،ہم نہیں جانے والے والے

نام پر چھوڑ دیا ہے کشتی — آپ ہیں پار لگانے والے

بالیقیں پائیں گے قربت ان کی — جو نعت احسنؔ ہیں سنانے والے

سیرت رسول اللہ کی

نبی کا روئے انور ہے

دل میں بڑھتی جائے گی عظمت رسول اللہ کی ۔۔۔ جب زباں کرتی رہے مدحت رسول اللہ کی

جھولیاں بھرتے ہیں سب شاہ وگدا دربار میں ۔۔۔ ''نا'' کبھی کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

چھائی رہتی ہے ہمیشہ فضل رب سے مومنو! ۔۔۔ دونوں عالم پر وہی رحمت رسول اللہ کی

مان لیں گے روز محشر دشمنان شاہ دیں ۔۔۔ مرکزِ ایمان ہے الفت رسول اللہ کی

شکر کرنا لازمی ہے اپنے مولیٰ کا ہمیں ۔۔۔ جو بھی کھاتے ہیں یہاں نعمت رسول اللہ کی

چاہتے ہو تم جہاں میں عظمت وشوکت اگر ۔۔۔ روبرو ہر دم رہے سیرت رسول اللہ کی

ایک پیالے دودھ نے ستّر کو دی آسودگی ۔۔۔ آج بھی زندہ ہے وہ دعوت رسول اللہ کی

تم بھی احسؔن کے لیے ہردم دعا کرتے رہو ۔۔۔ موت تک کرتا رہے مدحت رسول اللہ کی

نقشِ قدم دیکھتے ہیں

نہیں کچھ زمانے میں ہم دیکھتے ہیں ۔۔۔ فقط ان کا نقش قدم دیکھتے ہیں

نبی فکرِ امت میں رہتے ہیں ہر دم ۔۔۔ زمین وفلک چشمِ نم دیکھتے ہیں

جو رہتے ہیں ہردم لیے عزم دل میں ۔۔۔ وہی چشمِ نم سے حرم دیکھتے ہیں

ملا ہے جسے ان کی نسبت سے حصہ ۔۔۔ اسے باادب خوب ہم دیکھتے ہیں

گدائی کی احسؔن ہمیں آرزو ہے ۔۔۔ جبھی تو نبی کا کرم دیکھتے ہیں

نعت گوئی کا نشہ اچھا لگا

ان کی مدحت کا لبوں پر سلسلہ اچھا لگا
سبز گنبد سے نظر کا رابطہ اچھا لگا

جب خرد کے پڑ گئے لالے، جلے پرَ کیف کے
لامکاں کی سیر کا وہ واقعہ اچھا لگا

ڈھونڈھ کر سارا جہاں یہ کہہ اٹھے روح الامیں
جلوۂ رخ یا نبی بس آپ کا اچھا لگا

کہہ رہی ہے خود زبانِ حال سے باد صبا
رہِ گزر کا سائباں مجھ کو بڑا اچھا لگا

جھومتے تھے عشق والفت میں مگن ہو کر سبھی
عاشقی کا بس وہی اک سانحہ اچھا لگا

کہہ رہے ہیں خودسخن ور پاس احسؔن کے یہی
ہم کو تیری نعت گوئی کا نشہ اچھا لگا

قطعہ

خدا کا ذکر، شہ انبیا کی بات کرو
سکون چاہو تو خیر الوریٰ کی بات کرو
شبِ خموشِ لحد کا اندھیرا چھٹ جائے
چلو حضور کی زلف دوتا کی بات کرو

رضا کے نام کی تختی فرشتے خود اٹھائیں گے

شفاعت کے لیے روزِ جزا تشریف لائیں گے
گنہ گاروں کو بخشش کا نبی مژدہ سنائیں گے

الٰہی بخش دے ان عاصیوں کو فضل سے اپنے
زباں پر ہر گھڑی سرکار یہ الفاظ لائیں گے

سوا نیزے پہ سورج روزِ محشر آ کے جب ٹھہرے
لواء الحمد کے سائے میں ہم تسکین پائیں گے

پئیں گے جامِ محشر ہم سبھی سرکار کے ہاتھوں
زبانِ حال سے نعت نبی پھر گنگنائیں گے

بروزِ حشر جب سرکار کو دیکھیں رضا والے
وہاں بھی یا رسول اللہ کا نعرہ لگائیں گے

چلے گا قافلہ جب سوئے جنت میرے آقا کا
رضا کے نام کی تختی فرشتے خود اٹھائیں گے

یقیں ہے حشر میں دستار باندھیں گے میرے آقا
سند عشق و محبت کی رضا خاں کو دلائیں گے

وہ دیکھو عاشق احمد رضا جنت میں جاتا ہے
فرشتے دیکھ کر یہ شان و شوکت مسکرائیں گے

یقیناً سرورِ عالم خفا ہوں گے قیامت میں
جہاں والے اگر احمد رضا کا دل دکھائیں گے

رضا والے رضائے مصطفیٰ پائیں نہ کیوں احسنؔ
محبت جب رسول اللہ کی دل میں بسائیں گے

نبی کی نعتوں کا سلسلہ ہو

لبوں پہ جب عاشقوں کے ہر دم نبی کی نعتوں کا سلسلہ ہو
خدا کے فضل وکرم سے بیشک وہاں نزولِ ملائکہ ہو

سخن کی شاہی رضؔا تمہاری ،گداگری ہو قبول میری
تمہیں زبان وقلم کا میرے نصیب سے ایک آئینہ ہو

ملے گا محشر میں میرے آقا،ترے کرم سے لِوا کا سایہ
تمہیں تو ہم عاصیوں کا اس دن یقین ہے ایک آسرا ہو

پیام لے کر صبا ہے آئی ،کرم کی برکھا ہے خوب چھائی
مشام جاں کو سکون دیدو ہمارا جب تم ہی واسطہ ہو

نصیب سے حاضری ہو اپنی ،اتر رہی ہو تیری تجلی
نزولِ رحمت کا میرے آقا تمہیں تو بس ایک راستہ ہو

ملے کبھی جو غبار طیبہ ،بناؤں محشر کا اس کو توشہ
یہ قلبِ احسؔن کی اس جہاں میں لبوں پہ بس ایک ہی دعا ہو

مدح وثنا لے کر

تمنا ہے چلی آئے کبھی باد صبا لے کر — مدینے کی گلی کے پاک ذروں کی ضیا لے کر
میری قسمت کی ہوگی بالیقیں معراج اے لوگو! — پہونچ جاؤں مدینے میں یہی مدح وثنا لے کر
الٰہی !قلب کو میرے منور اس طرح کردے — محبت خود چلی آئے نبی کی راستہ لے کر
رہِ الفت میں جب نقشِ کف پا مل گیا ہم کو — بھلا اب کیا کریں گے کوئے جنت کا پتہ لے کر
بروز حشر جب تشنہ لبی سے ہم پریشاں ہوں — چلے آئیں گے کوثر مان لو فوراً شہا لے کر
عنایت جب کیا ہے ربِّ اکبر نے شہنشاہی — بنا جھولی بھرے جائیں گے کب شاہ وگدا لے کر
ترے اشعار کو احسؔن ملے گی جلد منظوری — کہ جب آئے ہیں شاہِ بحر وبر شانِ عطا لے کر

طیبہ کے ماہ پاروں کا

حسین رنگ ہے طیبہ کے ماہ پاروں کا — کہ جس کی دید سے کھلتا ہے منہ ستاروں کا
قمر کو چیر دیا ، شمس کو کیا واپس — یہ معجزہ ہے فقط آپ کے اشاروں کا
خیال وہوش سبھی دیکھ کر پریشاں ہیں — یہی کمال ہے طیبہ کے ریگ زاروں کا
گلاب وسنبل وجوہی بھی رشک کرتے ہیں — یہ مرتبہ ہے مدینہ کے خار داروں کا
یہ مال وجان کی قربانیاں محمد پر — وفائے عہد ہے بس ان کے جاں نثاروں کا
دلوں میں آج بھی موجود ہے یہ شوقِ جنوں — کہ دیدنی ہے سماں آپ کے مناروں کا
تمہارے در پہ جھکی ہے جبین شاہوں کی — بنا ہے تاج ترا نقش پا ہزاروں کا
مشام جان معطر رہے گی اب احسؔن — ملا ہے جب تجھے صدقہ انہی بہاروں کا

میں ابھی روئے منور کی ضیا لیتا ہوں

نغمہ نعت کو پُر سوز بنا لیتا ہوں
دل میں جب عشق کا اک دیپ جلا لیتا ہوں
ان کی مدحت میں قلم جب بھی اٹھا لیتا ہوں
چند ساعت میں مدینے کی ہوا لیتا ہوں
کون کہتا ہے کہ جنت کا پتہ لیتا ہوں
ان کے روضے پہ پہونچنے کی دعا لیتا ہوں
دیکھ خورشید بھی کہتا ہے ٹھہر باد صبا!
میں ابھی روئے منور کی ضیا لیتا ہوں
سوئی قسمت کو یہ دعویٰ ہے مرا اے لوگو !
نعت پڑھ کر کے محمد کی جگا لیتا ہوں
میل جب میرے گناہوں کا سِوا ہوتا ہے
ابر رحمت میں تبھی جاکے نہا لیتا ہوں
جب بھی طوفان میں پھنستا ہے سفینہ اپنا
اس گھڑی نعرہ تکبیر لگا لیتا ہوں
مرکز حسن وعقیدت کی تجلی پا کر
فکرِ احسؔن کے لیے روحِ ثنا لیتا ہوں

نزولِ رحمت پروردگار ہوتا ہے

زباں پہ نام نبی بار بار ہوتا ہے — وجودخود یہ میرا مشک بار ہوتا ہے
کہ جس کے دل میں نبی کا ہو عشق جلوہ فگن — وہ بن کے دہر میں اک تاجدار ہوتا ہے
دعائیں کرتے ہیں طیبہ میں جاکے مرنے کی — نبی کے جام کا ایسا خمار ہوتا ہے
بنا کے آنکھ کا سرمہ اسے لگاتے ہیں — نبی کے شہر کا جو بھی غبار ہوتا ہے
دکھادے ہم کو حرم کی زمین اے مولیٰ ! — جہاں ثوابِ کرم صد ہزار ہوتا ہے
کہ جس کی قسمت عالی پہ پھول ہیں نازاں — نبی کے شہر کا ادنیٰ سا خار ہوتا ہے
نبی کی بزمِ محبت میں جان لو احسؔن — نزولِ رحمتِ پرور دگار ہوتا ہے

جب زباں ذکرِ الٰہی کا مزہ پانے لگی

جب زباں ذکرِ الٰہی کا مزہ پانے لگی — بے قراری دل سے اس دم روٹھ کر جانے لگی
بے خودی میں فکر میری خود ہی فرمانے لگی — واہ دیکھو یہ مدینہ کی ہوا آ نے لگی
جب سلاموں کا، درودوں کا بڑھا ہے سلسلہ — سبز گنبد پہ ہماری بھی نظر جانے لگی
جب نظارہ روضۂ خیر البشر کا ہو گیا — بادِ طیبہ خود پیامِ آشتی لانے لگی
روئے ایماں کو ملیں رعنائیاں اس شان سے — ظلمتوں کی ہر کلی پل بھر میں مرجھانے لگی
عید کے دن جب نظر آیا تھا وہ بچہ یتیم — کس طرح رحمت نبی کی اس کو بہلانے لگی
شاعری کا اب بھلا کب تک سلیقہ آئے گا — فکرِ احسؔن جب ردیف وقافیہ کھانے لگی

آج بھی حقانیت کو کھولتا قرآن ہے

دونوں عالم پر نبی کا کس قدر احسان ہے
دم قدم سے ان کے قائم جان ہے بے جان ہے

رب نے ان کو بخش دی ہیں علم کی تابانیاں
آج بھی حقانیت کو کھولتا قرآن ہے

آپ کی چوکھٹ پہ پہنچوں غیب سے امداد ہو
اس لیے کہ ذات اپنی بے سروسامان ہے

ان کو حاصل ہی نہیں کچھ غیب کی باتیں سنو
یہ سراسر ان کے علم و فضل پر بہتان ہے

"ربنا وابعث" دعا بن کر جہاں میں آ گئے
جو خلیل اللہ کے کعبہ کی اک برہان ہے

جب فرشتے قبر میں دیکھیں غلامِ مصطفےٰ
کہہ اٹھیں کیا پوچھنا یہ خلد کا مہمان ہے

لامکاں کی سیر کو جا کر چلے آئے حضور
کس طرح آئے گئے وہ عقل بھی حیران ہے

پوچھتا ہے دشمن دیں کیا ہوا دل کو میرے؟
عشق سے خالی ہے سن لو اس لیے ویران ہے

نعت گوئی کا ثمر ہے محفلِ عشاق میں
تیری احسنؔ یاد رکھو جو بھی کچھ پہچان ہے

جمالِ یار سے تاریک شب کیسی منور ہے
فضا کا حسن ناطق ہے عجب دلکش یہ منظر ہے

بلندی چومتی ہے خود تیرے پائے امامت کو
اگر چہ پاس میں ٹوٹی چٹائی اور بستر ہے

شہنشاہوں کے سر جھکتے ہیں چوکھٹ پر تیری شاہا
تجلی ڈالنے والا جہاں خود رب اکبر ہے

کہ جس کی دید کو ہردم ترستے ہیں قمر، تارے
یقیناً وہ میرے پیارے نبی کا روئے انور ہے

نبی کی نعت لکھنے میں مگن ہے جب قلم میرا
سمجھتا ہوں ثریا پر گیا میرا مقدر ہے

چراغِ عشق میں بھرتا رہا ہے رنگ و روغن جو
امامِ عشق و الفت ہے، وہ مئے نوشوں کا رہبر ہے

بچا لو قوم مسلم کو، گری جاتی ہے دلدل میں
عدو کا آپ کے سرکار ہر سو لاؤ لشکر ہے

ہماری قوتِ پرواز ہردم سوچتی ہے یہ
کہ کس طرح دھنی قسمت کا وہ اڑتا کبوتر ہے

سنا تھا ساریہ نے حضرت فاروق کا جملہ
شہادت پر شہادت دے رہا میداں کا پتھر ہے

ہماری عاشقی میں جس کو شبہہ ہو چلا آئے
مدینہ کی تجلی دیکھ لے جو دل کے اندر ہے

ملے گا بالیقیں سایہ لِوا کا آپ کو احسنؔ
نبی کی نعت لکھنے کا ہنر جب خوب ازبر ہے

ان کی مدحت میں چلاتا ہوں قلم اور زباں

طائرِ فکر نے جب چھیڑ دیا ہے عنواں — کیوں نہ کرلوں میں اسے خلد کا بہتر ساماں

ان کی مدحت میں چلاتا ہوں قلم اور زباں — کچھ تو اوصاف مرے نام سے ہوجائیں بیاں

یہ غلامی کی جسارت نے کیا ہے اِعلاں — ان کا در چھوڑ کے جائیں گے بھلا اور کہاں

ان کی پرواز کی رفعت سے پریشاں ہے گماں — بے جہت رب سے ملاقات کا انداز وہاں

آپ کی ملک ہیں سرکار! زمیں اور زماں — یہ مکیں اور مکاں، کہہ تو دیا سارا جہاں

کیا کوئی غیب بھلا تم سے چھپے، روحی فدا — جب نہ اللہ تعالیٰ ہے نگاہوں سے نہاں

آپ سے حسنِ عقیدت ہے خدا کی طاعت — صاف اعلان یہ کرتا ہے یقیناً قرآں

جلوۂ روئے منور کی ضیا پاشی ہے — آسماں پر جو چمکتے ہیں سبھی کاہکشاں

وجہِ تخلیقِ دو عالم ہے یہ نورِ احمد — ماہ وانجم کو کیا جس نے بہت ہے تاباں

میرے اللہ! غلاموں کی تمنا ہے یہی — ان کی گلیوں میں پہونچ کر کے یہ جاں ہوقرباں

روزِ محشر یہ نبی خود ہی پکاریں احسنؔ — لاؤ، کیوں تم نے چھپا رکھا ہے اپنا دیواں

تخیل میں یقیناً نورِ عرفاں جگمگایا ہے

نبی کی نعت لکھنے کو قلم جب بھی اٹھایا ہے — تخیل میں یقیناً نورِ عرفاں جگمگایا ہے

بڑی مشکل سے یہ عنواں مرے دل میں سمایا ہے — جبھی تو خلد کا بہتر اسے ساماں بنایا ہے

سنیں گے بالیقیں آقا مصیبت میں مری آہیں — زباں سے یارسول اللہ کا نعرہ لگایا ہے

خدا کی نعمتیں تقسیم کی ہیں بے جھجک لوگو! — کبھی پوچھا نہیں سرکار نے اپنا، پرایا ہے

بھلا اس کو کبھی نارِ جہنم کیوں جلائے گی ؟ — کہ جس نے دل میں عشقِ سرورِ عالم چھپایا ہے

دلوں کا رابطہ ہے سبز گنبد سے صبا! سن لے — نبی کے شہر کا جب ہم نے سب نمبر لگایا ہے

رضاؔ نے عشق والفت کا سلیقہ دے دیا ہم کو — جبھی تو مسلکِ احمد رضا کا نام آیا ہے

ابھی تک حضرت جابر کی دعوت یاد ہے ہم کو — لعابِ دہن نے یہ معجزہ کیسا دکھایا ہے

بڑھے جاتے ہیں سوئے شہرِ طیبہ قافلے والے — ہماری بے قراری میں عجب طوفان آیا ہے

نصیبہ جاگ اٹھے، حاضری ہو ان کی چوکھٹ پر — دلِ احسنؔ میں یہ جذبہ ہمیشہ سے سمایا ہے

ان کے در پر مری حاضری ہوگئی

نام ان کا لیا روشنی ہو گئی
ان کے در پر مری حاضری ہو گئی

ان کی مدحت کا عرفان ہے مان لو
سب سے بہتر جو یہ نغمگی ہو گئی

سرورِدیں کے رخ پر نظر جب پڑی
بے اثر ماہ کی چاندنی ہو گئی

یاد جب آگیا ان کا دربار ہے
دل کی تختی پہ نعت نبی ہوگئی

ان کے بازار میں جب سے سودا ہوا
میری ہستی بڑی قیمتی ہوگئی

عشقِ احمد رضا کا جو صدقہ ملا
با اثر یہ میری شاعری ہوگئی

نعت گوئی سے احسنؔ ملیں عزتیں
اور خوش تر میری زندگی ہو گئی

ماہ رمضان المبارک

ماہ رمضان المبارک کی عنایت دیکھئے
ہر طرف چھائی ہوئی ہے خوب رحمت دیکھئے

یہ بھی اک انعام ہے رمضان کا بیشک سنو
اجر لے کر فرض کا آئی ہے سنت دیکھئے

قدر کی شب ہے ہزاروں ماہ سے افضل بنی
ہر گھڑی ناطق ہے یہ قرآں کی آیت دیکھئے

ربِّ اکبر کے مہینے کی حقیقت کیا کہوں ؟
دیگراں پر کتنی اچھی ہے فضیلت دیکھئے

لے کے قرآں اپنے دامن میں مچلتا آگیا
یہ بھی ہے اس ماہ کی عمدہ قیادت دیکھئے

مغفرت کی ہر گھڑی احسنؔ دعا مانگیں گے ہم
روزِ محشر جاکے رمضاں کی شفاعت دیکھئے

قطعہ

نبی کے نور سے جس کا خیال چمکے گا — وہ بن کے دہر میں مثل ہلال چمکے گا
بروز حشر خدا کے کرم سے اے لوگو! — مرے حضور کا فضل وکمال چمکے گا
طفیلِ شاہِ زمن نعت ہو رقم احسنؔ — تبھی تو عشقِ نبی کا جمال چمکے گا

منقبت در شانِ سید الشہدا

لب پر ہے کل جہاں کے فسانہ حسین کا
دنیا حسین کی ہے، زمانہ حسین کا

شمس و قمر ہیں نغمہ سرا ہر گھڑی سنو
ہے قدسیوں کے لب پہ ترانہ حسین کا

اہلِ وفا کو دیتا ہے ہمت وحوصلہ
راہِ خدا میں سر کو کٹانا حسین کا

تھرا اٹھا فلک بھی جو دیکھا زمین پر
کرب و بلا میں جان لٹانا حسین کا

باطل کے آگے سر نہ جھکائیں گے ہم کبھی
دیتا ہے درس خونی فسانہ حسین کا

نانا نبی ہیں ،باپ علی ،فاطمہ ہیں ماں
کتنا عظیم تر ہے گھرانہ حسین کا

احسؔن کے لب پہ ہو سدا مدحت حسین کی
یارب بنا دے اس کو دِوانہ حسین کا

منقبت در شان غوث اعظم

تری نسبت جو ہم کو مل گئی ہے
کلی دل کی یقیناً کھل گئی ہے

ہمارا بھی سفینہ پار کردو
ابھی بادِ مخالف چل گئی ہے

غلامی کا رہے پٹہ گلے میں
دلوں میں جب عقیدت گھل گئی ہے

تمہارے واسطے اے غوث اعظم
یہاں آئی مصیبت ٹل گئی ہے

تمہارے علم سے اے شاہِ جیلاں
جہالت کی عمارت ہل گئی ہے

خدا کی شان سے تم کو ولایت
بجز اس کے امامت مل گئی ہے

قطب ،ابدال ہوں یا اولیا ہوں
انہیں تجھ سے ولایت مل گئی ہے

صلہ ہے قادری ہونے کا اپنے
گناہوں کی پلیدی دھل گئی ہے

دلِ احسؔن کی دنیا بھی بدل دو
سفیدی میں سیاہی گھل گئی ہے

منقبت در شانِ غوثِ اعظم

غوث اعظم کی شان کیا کہنا
ہیں ولایت کی جان کیا کہنا

تجھ کو کافی ہے رشتہ نبوی
فاطمی خاندان کیا کہنا

کان سنتے تھے ،قلب رکھتے تھے
تیرا علمی بیان کیا کہنا

’’قدمی ھٰذا‘‘ کہا تو بول اٹھے
شاہ ہندوستان کیا کہنا؟

مل گئی تجھ کو فضل مولیٰ سے
اس قدر آن بان کیا کہنا

قادریت ہے سلسلہ تیرا
اتنا عالی نشان کیا کہنا

تیری توصیف میں اچھلتے ہیں
میرے وہم وگمان کیا کہنا

تیرے صدقے میں نار دوزخ سے
مل گئی ہے امان کیا کہنا

چل گئی ہے ترے کرم سے یہاں
میری شعری دکان کیا کہنا

صرف احسؔن نہیں ترے در کا
ہے سوالی جہان کیا کہنا

منقبت درشان سلطان الہند

کیاہی پر انوار ہے خواجہ پیا روضہ ترا خوب لالہ زار ہے خواجہ پیا روضہ ترا

فیض وعرفاں کی تجلی پھوٹتی ہے ہر گھڑی عشق کا بازار ہے خواجہ پیا روضہ ترا

ہند کی شوریدگی اور کفر کے ظلمات سے بر سر پیکار ہے خواجہ پیا روضہ ترا

شانِ محبوب الٰہی دیکھنے کے واسطے خوش نما دربار ہے خواجہ پیا روضہ ترا

چین کی کرنیں چمکتی ہیں دل ویران میں واہ کیا غم خوار ہے خواجہ پیا روضہ ترا

پیر ومرشد کی نگاہِ فیض نے بخشی ضیا اب بھی تو ضوبار ہے خواجہ پیا روضہ ترا

صرف گردن ہی نہیں سر،آنکھ بھی خم کردیا اس لیے گل زار ہے خواجہ پیا روضہ ترا

غوث اعظم کےقدم کی برکتوں کاصدقہ ہے اولیا دربار ہے خواجہ پیا روضہ ترا

ہم غریبوں کی نوازی اے امیر دل نواز خوب نعمت بار ہے خواجہ پیا روضہ ترا

بے نوا احسنؔ مریض درد ہے لیکن یہاں شافیِ بیمار ہے خواجہ پیا روضہ ترا

منقبت درشانِ امام احمد رضا

یہ ذوقِ طلب کی گزارش ہے کیسی عطا ہو عقیدت کے موتی خدارا
زمانہ کومعلوم ہے یہ حقیقت،طلب نے ہے کیوں بس تمہیں کو پکارا

خدا نے چنا ہے تمہیں جب مجدد، یہ علمائے عرب وعجم ہیں مؤید
کہ احیائے دین محمد کی خاطر حیات جہاں کا ہے لمحہ گزارا

دیا ہے ہزاروں کتابیں جہاں کو،جھنجھوڑا ہے جس نے خیال وگماں کو
عطائے الٰہی ہے یہ کارنامہ، نہ پایا زمانے نے جس کا کنارا

یہ حُسَّام الحرمین کیوں مقتدر ہے؟یقیناً یہ فضلِ شہ بحر وبر ہے
جواہلِ سنن ہیں وہ رکھتے ہیں دل میں،عقیدے میں ہوگا کبھی نہ خسارا

عطائے نبی ہیں فتاویٰ تمہارے،عیاں ہے جو نام مبارک سے اس کے
تبحُّر مسلّم ہے سب کو تمہارا ،کیا سر ثریا سے اونچا ہمارا

دیا نام ہے کنز الایمان اس کا، لکھایا کلام الٰہی کا معنیٰ
یہ صدر الشریعہ کی اک التجا تھی ،بنی جو شریعت کا دلکش منارا

بریلی بنا مرکزِ عشق والفت، یہ ہے آپ کی ایک زندہ کرامت
جھکائے جبینِ عقیدت زمانہ، دیا پیر ومرشد کا عمدہ دُوَارا

پئیں گے شرابِ محبت دکھا کر، خدا کے کرم سے بریلی میں جاکر
نشانِ مدینہ نظر آئے گا تو لگائیں گے ہم اعلیٰ حضرت کا نعرا

ملی دشمنِ دین کو ہے ہزیمت، ترے نام پر ان کی آئی ہے شامت
یہ خامہ رضا کا بہت قیمتی ہے، عجب پیش کرتا ہے دلکش نظارا

یہ فکرِ رضا کی ضیا پاشیاں ہیں، یہ تذکار کی جلوہ سامانیاں ہیں
ترے نام سے اس نے پائی ہے عزت، کرم ہو کہ چلتا رہے یہ ادارا

برستی ہیں فیض وکرم کی گھٹائیں، عجب کیف ومستی میں ہیں یہ فضائیں
کیا ذکرِ احمد رضا تم نے احسنؔ کہ جس نے دیا شاعری کا اشارا

منقبت درشان حضور احسن العلما

عشق وعرفاں کا چمن ہے مصطفیٰ حیدر حسن — بزم برکت کی کرن ہے مصطفیٰ حیدر حسن

شان اہل فیض جس کو مانتا ہے یہ جہاں — بالیقیں در عدن ہے مصطفیٰ حیدر حسن

حضرت نوری میاں، اچھے میاں کا فیض ہے — ہر طرح سے پرامن ہے مصطفیٰ حیدر حسن

سرورِ دیں کے علوم وفیض کا وارث ہوا — اس لیے تو خود حسن ہے مصطفیٰ حیدر حسن

منبعِ رشد وہدایت مخزن جودو عطا — دور اس سے ہر محن ہے مصطفیٰ حیدر حسن

مبدء فیض وکرم نے خوب اعلیٰ کردیا — اس لیے جان چمن ہے مصطفیٰ حیدر حسن

ہے یہ برکاتی محافل کا سکونِ جاں فزا — برکتوں کی انجمن ہے مصطفیٰ حیدر حسن

ہے امینِ دین وملت کا خلوص با صفا — خوب تر علمی مشن ہے مصطفیٰ حیدر حسن

واہ! احسنؔ کیا ملا تجھ کو گھرانہ نور کا — نور کا ہی بانکپن ہے مصطفیٰ حیدر حسن

منقبت درشان حافظ ملت

حضور آپ کا فیضان نظر آتا ہے
یہ چار سو جو گلستان نظر آتا ہے

امینِ مذہب وملت کی دیکھ کر عظمت
خوشی میں مست نگہبان نظر آتا ہے

فلک شگاف قلعہ ہے وہ علم ودانش کا
یہ اشرفیہ جو سلطان نظر آتا ہے

لحد میں فضل الٰہی سے ابر رحمت کا
اک آسمان مہربان نظر آتا ہے

عزیزی کاز جو لے کر چلا حقیقت میں
زمانہ اس کا ثنا خوان نظر آتا ہے

تصورات کی دنیا میں گھوم کر احسنؔ
تیرے سخن کا وہ عنوان نظر آتا ہے

منقبت درشان حضور مظہر مفتی اعظم

آپ کی کیا شان ہے تحسیں رضا خاں قادری — خلد کا مہمان ہے تحسیں رضا خاں قادری

مفتی اعظم کی نگہِ فیض نے بخشا شرف — علم کا گل دان ہے تحسیں رضا خاں قادری

خدمتِ دیں کی تڑپ تھی موجزن افکار میں — اس لیے ذیشان ہے تحسیں رضا خاں قادری

گلشنِ رضوی پہ ضوباری تمہارے فیض سے — چند دو ہر آن ہے تحسیں رضا خاں قادری

ہو درخشاں اہلِ سنت کا چمن کردو کرم — جو بھی کچھ ویران ہے تحسیں رضا خاں قادری

حضرتِ احمد رضا کے علم کے وارث ہوئے — بے مثالی خان ہے تحسیں رضا خاں قادری

پیکرِ حسن وعقیدت ،مخزنِ جودو عطا — نیک دل انسان ہے تحسیں رضا خاں قادری

قبرِ انور میں ملائک بھی کہیں گے اے خدا! — واہ کیا مہمان ہے تحسیں رضا خاں قادری

ہے یہ استاذِ زمن کی خاص نظروں کی جھلک — بھر گیا دامان ہے تحسیں رضا خاں قادری

مفتیِ اعظم کی صورت یاد آتی دیکھ کر — یہ بھی اک پہچان ہے تحسیں رضا خاں قادری

عالم وفاضل ،محدث کس قدر پیدا ہوئے — بالیقیں فیضان ہے تحسیں رضا خاں قادری

ہو کرم کی بارشیں احسنؔ پہ اے ربِّ جلیل ! — کیوں کہ اب عنوان ہے تحسیں رضا خاں قادری

منقبت درشان حضورتاج الشریعہ

آپ پر قربان ہے اختر رضا خاں ازہری !   یہ ہماری جان ہے اختر رضا خاں ازہری!

اعلیٰ حضرت ، مفتیِ اعظم کے علمی فیض سے   خوب روگل دان ہے اختر رضا خاں ازہری

عالمِ دیں کی زیارت ہے نبی کو دیکھنا   آپ کی یہ شان ہے اختر رضا خاں ازہری !

فقہ وافتا، نعت گوئی کی ملیں رعنائیا ں   اس لیے ذی شان ہے اختر رضا خاں ازہری

مرشد بر حق یقیناً مانتا ہے یہ جہاں   غوث کا فیضان ہے اختر رضا خاں ازہری

پھوٹتی ہے روئے انور سے تجلی کی بہار   بالیقیں عرفان ہے اختر رضا خاں ازہری

بزم کی رونق میں ہوتا ہے اضافہ آپ سے   یہ بھی اک پہچان ہے اختر رضا خاں ازہری

پاک نسبت مصطفیٰ کی ہے ضمانت خلد کی   آپ کا فرمان ہے اختر رضا خاں ازہری !

مان لو احسنؔ حقیقت میں یہی سچ بات ہے   رب کی اک برہان ہے اختر رضا خاں ازہری

مرکزعقیدت بریلی شریف

اے مرکزِ عقیدت کیا تیری رہبری ہے   بھٹکے ہوؤں کو تجھ سے جو راہ مل گئی ہے

علم وہنر کا بخشا تونے ہے جام ہم کو   فیض وکرم کی پھر بھی باقی یہ تشنگی ہے

مسلک ہے اہلِ سنت ،مشرب ہے قادریت   احمد رضا نے جوڑی کس طرح یہ کڑی ہے

خواجہ معینِ دیں کا ہندوستاں ہے زندہ   بغداد کی یقیناً عمدہ یہ سروری ہے

کردو کرم خدارا ہم پر اے میرے آقا   مذہب میں آپ دیکھو کیسی یہ دھاندھلی ہے

ایمان کے لٹیرے ہیں چار سو ہمارے   جاں سوز اب یہاں پر تھوڑی بھی کاہلی ہے

علمِ رضا کے صدقے ،عشقِ نبی کے بدلے   ایماں پہ خاتمہ ہو یہ آہ واقعی ہے

کہتے ہیں برملا سب ہم سے قریب آکر   احمد رضا سے تونے سیکھی یہ شاعری ہے

احسنؔ یہ نعت کا ہی فیضان ہے یقیناً   سب کی زباں پہ دیکھو ہر دم نبی ،نبی ہے